صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 08 نومبر 2021ء بمطابق 02 ربیع الثانی 1443 ہجری سہ پہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ O حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ O كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ O ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ O كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ O لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ O ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ O ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔

(ترجمہ): تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ یہاں تک کہ (اسی فکر میں) تم لب گور تک پہنچ جاتے ہو۔ ہر گز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر (سن لو کہ) ہر گز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ ہر گز نہیں، اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اِس روش کے انجام کو) جانتے ہوتے (تو تمہارا یہ طرز عمل نہ ہوتا)۔ تم دوزخ دیکھ کر رہو گے۔ پھر (سن لو کہ) تم بالکل یقین کے ساتھ اُسے دیکھ لو گے۔ پھر ضرور اُس روز تم سے اِن نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔ و آخِرُ الدَّعْوَانا أنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ 'کوئسچنز آور'؛ کوئسچن نمبر 12728، مس شگفتہ ملک صاحبہ۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی اکرم درانی صاحب۔

رسمی کارروائی

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ میں کچھ آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، دو تین موضوعات ہیں۔ ایک تو یہ ہے جی کہ چونکہ یہ اجلاس حکومت نے بلایا ہے اور میرے خیال میں دو تین مہینے ہوئے کہ اسی طرح چل رہا ہے۔ تو آج کل جو موجودہ صورتحال ہے اپوزیشن بھی کوئی ریکوزیشن بھی نہیں کر سکتی کیونکہ اجلاس اسی طرح جا رہا ہے اور موجودہ حالات میں بہت سے ایسے مسائل ہیں کہ جن کو یہاں پر اسمبلی میں اٹھانا بہت ضروری ہے۔ ایک تو یہ ہے جناب سپیکر صاحب کہ جو حالیہ مہنگائی آئی ہے میرے خیال میں دنیا کی تاریخ میں اور پاکستان کی تاریخ میں اس طرح حالات کبھی آئے نہیں ہیں۔ اگر روزانہ کی بنیاد پر آپ دیکھیں کہ پٹرول جس طرح روزانہ بڑھتا ہے ڈیزل، مٹی کا تیل اور پھر اس طرح چینی جو ہے ابھی تقریباً 170 روپے کلو تک جا چکی ہے، آٹے کا بھی۔ تو غریب لوگوں کا تو جینا حرام ہے لیکن جو درمیانی طبقہ تھا وہ بھی ابھی یقین جانیئے اتنی تکلیف میں ہے کہ اور دوسرا اس مہنگائی کے ساتھ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ اتنا خراب ہوتا جا رہا ہے کہ اگر کوئی عورت گھر سے نکلتی ہے اور روڈ پہ ہے تو پرس ہاتھ میں ہے تو لوگ آتے ہیں اس کا پرس اٹھا کے اور یہ میں نے کئی واقعات، میرے پاس لوگ آئے، حیات آباد جیسی جگہ میں دیہات کو تو آپ چھوڑ دیں۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر روڈ پہ کوئی جا رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں موبائل ہے اور آپ کال کر رہے ہے اور موٹر سائیکل والے آجاتے ہیں اس سے وہ موبائل چھین کے اور پستول اس پہ اور پھر مروا بھی دیتے ہیں۔ تو دو مسئلے ایسے ہیں کہ اس کے لئے اسی سیشن میں اگر آپ ایک لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے، ایک مہنگائی کا ہے۔ اس پہ کچھ تجاویز بھی اگر حکومت کو اپوزیشن دے سکتی ہے ٹھیک کرنے کے لئے نیک نیتی سے تو گورنمنٹ اس کو صدق دل سے قبول کرے چونکہ حالات ہمارے ہاتھوں سے نکل کے جا رہے ہیں اور پھر حکومت کے بس میں بھی کوئی اس طرح بات نہیں ہو گی۔ ابھی حالات اس طرح آگئے ہیں کہ پولیس بھی انتہائی مشکلات میں ہے کیونکہ لوگ بھوکے ہیں اور جب بھوکا آدمی ہوتا ہے وہ سب چیزوں پر حملہ کرتا ہے اور آپ دیکھیں کہ پولیس کا جس طرح نقصان ہو رہا ہے، لکی مروت میں ایک دن

میں چار پولیس والوں کو شہید کیا۔ بنوں میں تقریباً ہر ہفتے میں ایک کانسٹیبل شہید ہو رہا ہے پورے صوبے میں اور پہلے تو یہ ڈاکو یا لوٹنے والے لوگ شہریوں کو لوٹتے تھے۔ ڈی آئی خان میں جو واقعہ آیا اس میں پولیس والوں سے اسلحہ بھی لیا اور پیسے بھی لے لئے ان سے پولیس والوں کو لوٹا ہے۔ اگر پولیس والوں کو بھی لوگ لوٹیں جو ہماری حفاظت کے لئے ہیں تو سپیکر صاحب، پھر تو مسئلہ تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ تو ان موضوعات پہ آپ مہربانی کر کے گورنمنٹ کے ساتھ مشورہ کریں آپ ہمیں ابھی نہ بتائیں کہ یہ جو دو موضوعات کے لئے ایک ایک دن پورا رکھیں یا دو دن رکھیں کہ اس پہ ہم ڈسکشن کریں اور دوسرا جی آپ سے بھی التجاء ہے آپ کے ساتھ محبت کا ایک تعلق بھی ہے لیکن آپ دیکھیں یہ ایم پی ایز کی دلچسپی کیوں نہیں ہے۔ اگر کوئی بھی کورم کی نشاندہی کرے تو ہمیشہ اجلاس میں یہ مشکل ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسمبلی میں بے توقیر ہو رہی ہے، ممبران اسمبلی کی عزت نفس مجروح ہو رہی ہے اور اس کی وجہ سے لوگ اسمبلی میں آنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اس کی Main وجہ یہ ہے کہ یہاں پر اگر آپ کوئی رولنگ دیتے ہیں اس پہ بھی عمل نہیں ہوتا۔ منسٹر صاحب جو ہمیں Assurance دیتے ہیں اس پہ بھی کوئی عمل نہیں ہوتا تو جب اسمبلی کا وقار ختم ہو جائے اور تقریباً موجودہ حکومت نے لوگ ابھی وزراء کے پیچھے نہیں دیکھ رہے ہیں، ممبران اسمبلی کو نہیں دیکھنا ہے وہ بیوروکریسی کو دیکھ رہے ہیں اور آج تک جو مطالبہ کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میرا کمشنر سے یہ مطالبہ ہے یہ کام کریں، ڈی سی صاحب سے میرا یہ مطالبہ ہے اور زیادہ تر جو ڈیویلپمنٹ کے کام ہیں وہ ایم پی ایز کے تھرو نہیں ہو رہے ہیں وہ وہاں پر ایڈمنسٹریشن ہی کرواتی ہے تو اگر یہ اسمبلی جس کے آپ ہیڈ ہیں، آپ پہ زیادہ ذمہ داری آتی ہے اگر اسمبلی کی اتنی بے توقیری ہے کہ اسمبلی کے لئے وہاں پر محکمے جو ہیں وہ اسمبلی کو سوالات بھی صحیح نہیں بھیج رہے ہیں اور جب آپ بلاتے ہیں تو سیکرٹریز بھی نہیں آتے ہیں۔ تو میری ایک تو درخواست یہ ہے کہ پہلے تو اسمبلی جو چلتی تھی ہفتے میں تین دن ہوتا تھا پیر کو، منگل کو اور جمعہ کو ابھی مہینے میں دو دن ہیں۔ مہینے میں پھر اجلاس تقریباً بیس دن تک مہینے تک ملتوی کیا جاتا ہے اور پھر ابھی آج مجھے پتہ ہے کہ آج تو ہے لیکن ابھی دوبارہ کل ہوگا نہیں ہوگا۔ تو ان سب باتوں سے آپ سے ہماری توقعات ہیں اور اس کے زیادہ ذمہ دار آپ ہیں۔ حکومت کو آپ نے لگام دینا ہے اور ادھر تو ہم ڈائریکٹ کسی وزیر سے بات بھی نہیں کر سکتے ہیں آپ کے توسط سے بات کرتے ہیں۔ تو لہٰذا آپ ان کاموں پہ جو میں نے بتادیا ہے ایک مہنگائی ہے، ایک بدامنی ہے، لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے اور تیسرا جو ہے وہ

اسمبلی کو ایک طریقہ کار پہ لائیں اور ایک میٹنگ آپ اپوزیشن کے ساتھ کر لیں۔ یہاں پر جی میں نے ایک مسئلہ اٹھایا تھا تجاوزات کے حوالے سے تو دو وزراء اور ہم مل کے جوڈیشل کمیشن اس پہ بن جائے۔ آپ نے خط بھی لکھا میری بھی جو اپنی گزارشات تھیں آپ کو بھی اور حکومت نے بھی، ابھی چھ مہینے ہو گئے ہیں کہ جوڈیشل کمیشن نہیں بن رہا ہے۔ اگر آپ کی رولنگ، آپ کا خط وہ صوبائی حکومت ردی کی ٹوکری میں پھینک دے تو میرے خیال میں اس ایوان کی عزت آپ سے وابستہ ہے۔ اگر آپ کا وقار ہو، اس اسمبلی کا وقار ہو تو پھر یہ ہم سمجھیں گے کہ ہمارے سپیکر صاحب کی کاوش ہے تو میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ دوسرا جی لوکل گورنمنٹ کا الیکشن ہے وہ بھی پوری قوم عجیب سے مخمصے میں سے ہے۔ اوپر جماعتی کا، نیچے غیر جماعتی کا، ابھی تین تین کونسلرز ہیں یہ، جب آپ ٹکٹ دیں گے تو پھر لوگوں کو کس طرح دیں گے۔ تو یہ بھی ایک ضروری مسئلہ ہے کہ اس پہ بھی تھوڑی سی ایک یکسوئی ہو جائے چونکہ لوگ ابھی فارم بھی بھر وا رہے ہیں اور دس تاریخ تک آخری تاریخ ہے لیکن درمیان میں حکومت نے کہا ہے کہ ہم جا رہے ہیں سپریم کورٹ میں یا اس میں، میرے ساتھ بھی رابطہ ہوا تھا تو اس کو میں نے کہا کہ ہم Monday کو ایک میٹنگ بلالیں گے اور آپ سے بات کریں گے تو ابھی میں نے میٹنگ بلائی تھی اپوزیشن کی اور میں نے شوکت یوسفزئی صاحب کو فون بھی کیا، اشتیاق ارمڑ صاحب تو میرے پاس اس وقت اس سے بات ہوئی تھی۔ تو اس پہ بھی کوئی یکسوئی کی ضرورت ہے کہ کم از کم یہ اہم مسئلے جو ہیں اس کو ہم ذرا سنجیدگی سے لے لیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: دو جو اہم آپ نے نکات اٹھائے درانی صاحب ایک مہنگائی والا اور ایک لاء اینڈ آرڈر، تو اس پہ کسی بھی آنریبل ممبر سے ایڈجرنمنٹ موشن پیش کروا دیں اور Admit کر لیں گے اور اس پہ وہ ڈیبیٹ کے لئے آجائے گی پھر۔ کسی بھی آنریبل ممبر سے ایڈجرنمنٹ موشن پیش کروا دیں اور ہم اس کو پھر Admit کر کے اس کے اوپر ڈیبیٹ کروالیں گے جو بھی Date آئے گی۔ نمبر ٹو جو آپ نے جس تحفظ کا اظہار کیا میرا بھی میں بالکل آپ سے Agree کرتا ہوں کہ ممبران کو آنا چاہیئے From both the side چونکہ ہاؤس آپ سب کا ہے آپ نہیں آئیں گے تو ظاہر ہے نہ اس طرح کوئی بات ہو سکتی ہے نہ ڈیبیٹ ہو سکتی ہے اور بالکل بے توقیری ہاؤس کی ہم لوگ خود کرتے ہیں۔ تو So آپ لے آئیں اور میں بلکہ یہ کہوں گا کہ کوئی آنریبل ممبر یہ تجویز لے آئے ریزولیوشن کی شکل میں میں یہاں اور کرتا ہوں بائیو میٹرک، اس سے میں

سمجھتا ہوں ہماری Attendance بہت زیادہ Improve ہو جائے گی کہ بائیو میٹرک کے بغیر Attendance improve نہیں ہو رہی ہے اسمبلی کی یہ بالکل اس پہ کوئی میرے ساتھ ڈیبیٹ کرتا ہے تو پھر میں اس ڈیٹیل میں چلا جاؤں گا تو اس لئے ہر ممبر کو آنا چاہیئے۔ باقی جو الیکشن کے بارے میں درانی صاحب! آپ نے بات کی گورنمنٹ اس پہ بات کوئی ان کی ہو رہی ہے آپس میں، اور مجھے لطف الرحمان صاحب نے رات کو بتایا تھا کہ ان کے ساتھ بھی ان کی مشاورت ہوگی اور پھر کوئی جوائنٹ جو بھی لائحہ عمل ہے گورنمنٹ اور اپوزیشن بنائے تاکہ چونکہ یہ سارے صوبے کا Collective issue ہے۔ تو سب کو ایک پیج پہ ہونا چاہیئے اس سلسلے میں تاکہ جو بھی آگے آئینی نکات اٹھائے جائیں اسی فورم پہ تو گورنمنٹ اور اپوزیشن ایک فورم پہ ہونے چاہئیں۔ کوسچن نمبر 12728، شگفتہ ملک صاحبہ۔ اورنگزیب نلوٹھا صاحب! آپ کچھ کہہ رہے تھے، کریں بات نلوٹھا صاحب!

<u>سردار اورنگزیب</u>: جناب سپیکر صاحب! میں آپ ہی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اس ہاؤس میں سیکرٹری اسمبلی کی وجہ سے کافی Confusion رہی ہے دو تین سال، آپ نے ایک کمیٹی بنائی ہے اور اس کمیٹی نے حلف لے کر حقدار کو حق دیا ہے کفایت اللہ آفریدی صاحب کو، اس پر میں آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ان کو مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) دوسری بات جو سپیکر صاحب، درانی صاحب اکرم خان درانی صاحب نے کی ہے۔ دیکھیں جی یہ کتنے ممبران اسمبلی یہاں پہ آتے ہیں لوگوں کی ووٹوں کی وجہ سے آتے ہیں اور آج اس صوبے کا جو سب سے بڑا مسئلہ ہے سپیکر صاحب، اس وقت وہ مہنگائی کا ہے۔ تو میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں اکرم صاحب درانی صاحب نے جو تجویز دی ہے اس سارے ایجنڈے کو مؤخر کر کے اگر مہنگائی کے اوپر تمام ممبران اسمبلی کو بات کرنے کا موقع دیا جائے تو یہ صوبے کے عوام کا مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس سے پہلے کہا جاتا تھا کہ سابقہ وزیر اعظم کے متعلق کہ وہ چور ہے اور اس کے دور میں 1400 روپے من آٹا تھا آج حاجی صاحب کی حکومت ہے 2800 روپے من ہو گیا ہے۔ چینی 52 روپے کلو تھی آج 138 روپے اور 140 روپے ہو گئی ہے۔ ڈیزل پٹرول کو بھی دیکھیں تو 87 روپے سے 146 روپے ہو گئی ہے۔ سبزیوں کے ریٹ غریب آدمی کا جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم سب نے مل کر اس مہنگائی کے حوالے سے جو روز بروز عوام کے اوپر بم گرائے جا رہے ہیں آخر کیا قصور کیا ہے اس صوبے کی عوام نے۔ تو اس کے اوپر ہمیں سر جوڑ کے بیٹھنا چاہیئے اور

اس کا سد باب کرنا چاہیئے۔ یہ حکومت کی بھی ذمہ داری ہے اور اپوزیشن کی بھی ذمہ داری ہے اور ایک تو مہنگائی ہے اور ایک مصنوعی مہنگائی۔ آپ یقین جانیئے پانچ دس دس روپے کلو کے ساتھ چیزیں مہنگی ہو رہی ہیں۔ چاول دیکھیں، دالیں دیکھیں، سبزیاں دیکھیں، اور گھی جو ہے آپ اس کی قیمتیں چند دن پہلے اٹھارہ سو روپے کلو کا، پانچ کلو کا پونے اٹھارہ سو روپے کا ڈبہ تھا، آج ساڑھے بائیس سو روپے کا پانچ کلو گھی کا مل رہا ہے، چینی اس میں دس روپے کلو چند دنوں کے تین چار دونوں کے اندر مہنگی ہوئی ہے، آٹا بھی مہنگا ہو گیا ہے اور یہ کہا جا رہا ہے کہ دنیا میں مہنگائی ہے، دنیا کے دوسرے ملکوں کے مقابلے میں ہمارے ملک میں مہنگائی کم ہے۔ جناب سپیکر صاحب، انڈیا کی بھی مثال دی گئی ہے، انڈیا میں پٹرول ایک سو چھ روپے لیٹر ہے انڈیا میں آٹا بیس روپے کلو ہے، انڈیا میں چینی پچاس روپے کلو ہے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! جیسے میں نے، اکرم درانی صاحب نے بات کی تھی میں نے کہا کہ اس پہ ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں تاکہ اس پہ کھل کے ڈیبیٹ ہو، سارے ممبرز بات کریں اور حکومت کا بھی Response ہم لیں، حکومت کیا کہنا چاہتی ہے اس کے اوپر، تو Best یہ ہے کہ آپ ایک ایڈجرنمنٹ موشن تیار کریں، Put in the House۔

سردار اورنگزیب: سر! ایڈجرنمنٹ موشن پہلے، پچھلے اجلاس میں آپ نہیں تھے۔

جناب سپیکر: جی؟

سردار اورنگزیب: پچھلے اجلاس میں جب آپ نہیں تھے ڈپٹی سپیکر صاحب چیئر کر رہے تھے اس میں ایڈجرنمنٹ موشن جو ہے وہ لائی گئی تھی اور وہ اس کے لئے منظور ہوئی تھی بحث کے لئے۔

جناب سپیکر: اگر بحث کے لئے منظور ہو گئی ہے تو اس کو جلدی ایجنڈے پہ لائیں جی، میں ہدایت کرتا ہوں سیکرٹریٹ کو کہ کل پرسوں جو بھی Early session ہے اس کو ایجنڈے پہ لے آئیں تاکہ گورنمنٹ بھی تیار ہو کے آئے اس میں جواب دینے کے لئے ٹھیک ہے۔ Thank you۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر! خواتین اراکین کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: میں نے کہہ دیا جی۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں میں، یہ کہتے ہیں Admit ہو چکی ہے تو جب Admit ہو گئی ہے تو ابھی اسے ایجنڈے پہ لاتے ہیں، تو ایجنڈے پہ ہم لے آتے ہیں اس کو جلدی۔ ٹھیک ہے جی۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: Miss Shagufta Malik Sahiba, Question No. 12728. Answer may be taken as read, supplementary please.

* 12728 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی حکومت ترقیاتی منصوبوں میں ٹیکس کی مد میں رقم وصول کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں میں کن کن منصوبوں سے کس کس مد، کتنا ٹیکس ٹھیکیداروں سے وصول کر کے قومی خزانے میں جمع کرایا گیا ہے۔ نیز منصوبوں کی AA، ریلیز، ورک آرڈر اور اس سے حاصل Saving رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دفتر ہذا کے ماتحت دفاتر میں ترقیاتی منصوبوں میں ٹھیکیداروں سے انکم ٹیکس اور ڈی پی آر کی مد میں وصول یعنی کاٹی گئی رقم بمعہ منصوبے کی تخمینہ لاگت بمطابق AA، فنڈ ریلیز، ورک آرڈر اور Saving وغیرہ کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر! ضمنی سوال میرا یہ ہے کہ جو Saving رقوم کے حوالے سے بات ہوئی ہے تو Saving رقوم میں اب تک کل کتنے رقوم کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور کتنے منصوبے مکمل ہوئے ہیں ذرا اس کی مجھے ڈیٹیلز بتا دیں۔

Mr. Speaker: Ji Law Minister Sahib! Respond please-----

(Interruption)

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو شگفتہ ملک صاحبہ نے سوال کیا ہے اس میں ملاکنڈ ڈویژن کا جو انہوں نے انکم ٹیکس کی مد میں ٹھیکیداروں سے پیسے وصول کئے ہیں سر، آپ جب تقریباً دو سال پہلے یہاں قرارداد ہماری اس صوبائی اسمبلی سے پاس ہوئی تھی کہ ملاکنڈ ڈویژن انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے جناب سپیکر صاحب، اور اس وقت منسٹر صاحب نے بھی کہا تھا کہ مرکزی حکومت نے

نوٹیفکیشن جاری کیا ہے کہ 2023 تک ملاکنڈ ڈویژن میں کوئی ٹیکس نہیں ہو گا، ابھی بلیک اینڈ وائٹ میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ حکومت کی طرف سے جواب آیا ہے کہ ہم نے ان سے اتنا انکم ٹیکس کاٹا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کے ساتھ بے انصافی ہے، ظلم ہے کیونکہ اس وقت ہمارا پاکستان میں جب ہم ضم ہو رہے تھے تو اس وقت ہمارا ایک معاہدہ ہوا تھا۔ جناب سپیکر صاحب، اسی لئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثناء اللہ صاحب! یہ عوام سے ٹیکس لیا گیا ہے یا ٹھیکیداروں سے لیا گیا ہے؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر! یہ ہمارے ملاکنڈ ڈویژن کے جتنے ٹھیکیدار ہیں ان سے وصول کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیکیداروں سے ہیں نا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: یہ ملاکنڈ ڈویژن میں جو ٹھیکیدار رہتے ہیں ملاکنڈ ڈویژن میں ٹیکس نہیں ہے اس وقت۔

جناب سپیکر: نہیں وہ تو اور بات ہے لیکن یہ ٹیکس جو ہے یہ تو ایک ڈیپارٹمنٹ ہے وہ اس کا ٹھیکیدار ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر! ڈیپارٹمنٹ ہے۔

جناب سپیکر: اس کے آگے لکھا ہے کہ یہ جو ٹھیکیدار کو فائدہ پہنچے گا ملاکنڈ کے عوام کو کیا فائدہ پہنچے گا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر! ملاکنڈ ڈویژن ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں ایک ٹھیکیدار سے جب اس کے اس پہ ٹیکس کاٹا جاتا ہے تو وہ تو ٹھیکیدار کو فائدہ ہے ملاکنڈ کے عوام کو تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر! ملاکنڈ ڈویژن کے جو ٹھیکیدار ہے اس سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے تو یہ ہمارے عوام کو۔ یہ سر،۔۔۔۔

جناب سپیکر: ضروری تو نہیں ہے کہ وہ ملاکنڈ کے ہی ٹھیکیدار ہوں، یہ تو Online Tendering ہے کوئی بھی لے سکتا ہے پورے صوبے سے، آپ کہاں یہ چیز Valid نہیں ہے۔ ویسے جی منسٹر صاحب جواب دیں، جواب دیں جی، ثناء اللہ صاحب کا جواب بھی اور شگفتہ ملک صاحبہ کا بھی۔

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون) سر! پہلے میں ثناء اللہ صاحب کا جواب دے دوں اس سے، سر یہ ٹیکس جو Collect ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ہمایون خان کا بھی سپلیمنٹری ہے۔ جی ہمایون خان صاحب!

جناب ہمایون خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، شگفتہ ملک صاحب اور ثناء اللہ صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے تو اس میں میری تھوڑی گزارش یہ ہے کہ طریقہ یہ ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کا جو بھی کنٹریکٹر ملاکنڈ ڈویژن میں کام کرتا ہے تو اس پہ ٹیکس نہیں ہے۔ اگر Settled Districts کا کوئی کنٹریکٹر ملاکنڈڈویژن میں کام کرتا ہے تو اس سے ٹیکس وصول ہو جاتا ہے۔ اصل میں اس کا ضمنی سوال میں یہ مطلب ہے کہ ادھر ٹھیکیداروں سے ایک سات پرسنٹ کے حساب سے ایک Withholding tax کاٹا جاتا ہے اس کو انکم ٹیکس کا نام نہیں دیا جارہا مگر Withholding tax کا نام دیا جارہا ہے، اصل میں یہ وہی ٹیکس ہے اس کی کوئی مد نہیں ہے کہ وہ پیسے کہاں جارہے ہیں، اس کا میرے خیال میں یہی سوال ہے، ایک۔ دوسری میری گزارش یہ ہے منسٹر صاحب سے کہ اگر کوئی Settled District کا کنٹریکٹ Settled Districts میں کام کرتا ہے تو اس سے سات یا ساڑھے سات پرسنٹ ٹیکس کاٹا جاتا ہے انکم ٹیکس کے نام سے اور جب وہ ملاکنڈڈویژن میں کام کرتا ہے تو اس سے سات ساڑھے سات پرسنٹ ایک کاٹا جاتا ہے اور سات پرسنٹ Withholding tax کاٹا جاتا ہے تو اس سے پھر ڈبل ٹیکس کاٹا جاتا ہے تو پھر ہمارے وہ ریلیف کا اور ہمارے اس کا کیا فائدہ ہوا اس کا بھی تھوڑا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر قانون: سر! پہلے میں یہ ٹیکس سے جو انہوں نے کہا ہے اس کا جواب دے دوں ثناء اللہ بھائی کا اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اکرم درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب، میں نے تو مہنگائی پہ بات کی اور ہمارے مسلم لیگ ن کے اپوزیشن کے جو ساتھی ہیں وہ بھی اس انداز سے کھڑے ہیں اور بینرز بھی لائے ہیں اور آپ نے ایک اچھی تجویز دی کہ ہم تحریک التواء دیں گے مہنگائی پہ تو وہ باتیں جو ان کو دلوں میں ہیں ہمارے دلوں میں ہیں تو آپ کی وساطت سے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ آئیں اپنی سیٹوں پہ بیٹھیں اور ان شاء اللہ آپ کا جو مسئلہ تھا وہ آپ نے حل کیا، تحریک التواء پہ آپ مہنگائی کے خلاف اٹھائیں گے۔ تو نلوٹھا صاحب! آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: Thank you، درانی صاحب۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: Thank you۔ سر، پہلے ثناء اللہ بھائی کا اور دوسرے ایم پی اے صاحب کے سوال کا جواب دے دوں۔ پہلے سر، یہ جو انکم ٹیکس کاٹا ہے یہ اگر آپ ڈیٹیلز دیکھیں تو سر، یہ 2014 سے 2019 تک کا ہے، تب اس وقت یہ Merge نہیں ہوا تھا اس سے ہمارا کوئی اس طرح کا تعلق نہیں بنتا۔ دوسری بات یہ ہے سر، یہ جو Seven percent کہہ رہے ہیں یہ Seven percent نہیں ہے یہ Point seven percent ہے اس کو DPR tax کہتے ہیں یہ Disabled persons کے لئے ایک ٹیکس ہے وہ ہوتا ہے اور سر، باقی ڈیٹیلز دی گئی ہے انکم ٹیکس جو ہے ان پچھلے پانچ سالوں میں جتنا بھی، یہ میڈم نے جو ریکویسٹ کی تھی اس سلسلے میں تو وہ بھی ڈیٹیلز دی گئی ہے اور DPR کے سلسلے میں جو ہے 26 ملین جو ٹیکس ہے وہ Collect ہوا ہے اور جو Provincial کا جو ہے اس میں ہم نے جمع کرایا ہے جی خزانے میں اور باقی ساری سر، تفصیل دی گئی ہے، اس میں سارے Small dams کی طرف سے بھی تفصیل دی گئی ہے CE South اور CE North کی طرف سے بھی پورے سکیموں کی تفصیل دی گئی ہے۔ اس میں جس طرح میڈم نے کہا Saving کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے تو ساری ڈیٹیل موجود ہے، میں کہتا ہوں میڈم اگر اس بات سے مطمئن ہو جائے تو بڑی بات ہو گی۔

جناب سپیکر: جی ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر! منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے یہ یہاں پہ لکھا ہوا ہے جو North Irrigation Department ہے Chief Engineer North انہوں نے جو لکھا ہے سر، وہ انکم ٹیکس کا لکھا ہے، آپ دیکھ لیں یہ ڈیٹیلز یہاں پہ موجود ہیں سر۔ "DETAIL OF INCOME TAX DEDUCTED/DEPOSITED INTO GOVT: TREASURY SINCE 2014-15 to 2018-19"۔ Merged areas کی ہم بات نہیں کر رہے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن Merged areas میں نہیں ہے آپ اس میں وہ فرق کر لیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب

وزیر قانون: سر! ایک FATA ہے اور ایک PATA ہے۔ سر، میں نے اس لئے کہا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: FATA، PATA rae merged districts اس میں نہیں آتا۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے سر، صحیح ہے صحیح I got it Sir, I got it Sir۔

Mr. Speaker: Minister Sahib! Sorry, you are not well prepared.

اس کوئسچن کو میں ریفر کرتا ہوں To the Standing Committee جو بھی منسٹر ہے متعلقہ محکمے کا یہ فرض ہے کہ اس کو وہ پوری طرح بریف کرکے بھیجیں ہاؤس کے اندر، ہاؤس کا مذاق اڑانا چھوڑ دیں ورنہ آئندہ میں سیکرٹری ایری گیشن کو یہاں پہ طلب کروں گا۔ اب وہ لاء منسٹر ہیں ان کو جب تک آپ صحیح معلومات نہیں دیں گے وہ کہتے ہیں انکم ٹیکس لکھا ہوا ہے اس کے اندر۔

Is it the desire of the House that the Question No. 12728 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 12728 is referred to the concerned Committee. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, 12661.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank you جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرے کوئسچن کا میں نے آپ سے ریکویسٹ بھی کی ہے میرے کوئسچن کو ڈیفر کیا جائے۔

جناب سپیکر: اوکے، ڈیفر کردیں، اوکے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی تو یہ ڈیفر کردیں اور سر، ایک اور بات کہنا چاہتی ہوں آپ سے کہ دیکھیں یہ ڈیپارٹمنٹ کا قصور ہوتا ہے کہ وہ منسٹر کو صحیح جواب نہیں دیتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا ہی ہے بالکل صحیح کہتی ہیں آپ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور یہاں منسٹر جو ہے بغیر کسی وجہ کے چھٹی کیوں کرتا ہے کہ دوسروں کے سر پہ جو ہے تو وہ اپنا بوجھ لاد دیتا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ اس میں بھی آپ ذرا اپنی رولنگ دیں کہ جو Concerned Minister ہو تو وہ ضرور آئیں اور باقی جو ہے تو جو نہیں آسکتے ہیں تو وہ کریں لیکن اس میں میرا خیال ہے لاء منسٹر کا کوئی قصور نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ایری گیشن کا تو منسٹر ہی کوئی نہیں ابھی اور یہ ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے کہ مطلب Full briefing دیں کسی بھی منسٹر کو خواہ وہ لاء منسٹر ہے یا کوئی دوسرے منسٹر کو بھی یہ دیا جاسکتا ہے لیکن یہ ایسے تو نہیں کہ جواب پکڑا دیا اور وہ کھڑا ہو کے بات کرے۔ Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, Question deferred. Question No. 12954, Khushdil Khan Sahib, lapsed.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب کا مائیک کھولیں۔

سردار اورنگزیب: سر! یہ دو تین مہینے پہلے ایبٹ آباد میں سیلابی بارشوں، بہت سخت بارش ہوئی تھی اس میں بہت سارے لوگوں کے گھروں کے اندر پانی چلا گیا تھا۔

جناب سپیکر: یہ بعد میں نا ابھی 'کوئسچنز آور' ختم ہونے دیں۔

سردار اورنگزیب: جی سر۔

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کے بعد پھر بات کر لیں۔

سردار اورنگزیب: سر! یہ اسی ڈیپارٹمنٹ سے ہی متعلق ہے۔

جناب سپیکر: وہ اس پہ بعد میں بات کریں ابھی تو وہ چیز ہی ہم نے ختم کر دی۔

سردار اورنگزیب: جی۔

Mr. Speaker: Faisal Zeb Sahib, Question No. 13352, not around lapsed. Question No. 13102, Sirajuddin Sahib, lapsed. فصیل زیب صاحب کا بھی Lapse ہو گیا۔ Kundi Sahib, Question No. 13445 lapsed. نعیمہ کشور صاحبہ تشریف فرما ہیں، کوئسچن نمبر 13468، نعیمہ کشور صاحبہ۔

* 13468 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ Khyber Pakhtunkhwa Senior Citizens Act 2014 کے تحت Senior Citizens کو مختلف سہولیات کے لئے خصوصی کارڈ کے اجراء میں حکومت ناکام ہوئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ایکٹ کے تحت Senior Citizens کو سہولیات کے لئے خصوصی کارڈ کے اجراء میں ناکامی کی وجوہات کیا ہیں، نیز حکومت مذکورہ بالا ایکٹ کے تحت Senior Citizens کو کارڈ کے اجراء کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) حکومت خیبر پختونخوا نے بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لئے Senior Citizens Act 2014 پاس کیا ہے اور ایکٹ کے مطابق محکمہ ہذا نے ایک صوبائی کونسل تشکیل دی ہے جو کہ بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل ہے۔ بزرگ شہریوں کی فلاح و بہبود کے لئے اب تک اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔ اجلاس میں

بزرگ شہریوں کے لئے تمام بڑے ہسپتالوں میں ایکٹ کے مطابق الگ کاؤنٹر کا قیام، سرکاری ٹرانسپورٹ میں پچاس فیصد رعایت، میوزیم، لائبریریوں میں فری انٹری وغیرہ شامل ہے جہاں تک کارڈ کے اجراء کا تعلق ہے تو محکمہ ہذا محدود وسائل کے اندر اس کے اجراء کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ محکمہ خزانہ نے اس کے لئے صرف ایک کروڑ کا بجٹ مختص کیا ہے جبکہ محکمہ کے پاس اب تک چھ لاکھ سے زائد درخواستیں موصول ہو چکی ہیں اور اس پر کام جاری ہے عنقریب تمام Senior Citizens کو کارڈ جاری کئے جائیں گے۔

(ب) بزرگ افراد کو Senior Citizens Card جاری کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے MIS سسٹم شروع کیا ہے اس سسٹم میں تمام بزرگ افراد کی رجسٹریشن کا عمل جاری ہے۔ یہ عمل مکمل ہونے کے بعد بزرگ افراد کو کم لاگت پر Senior Citizens Card جاری کرنا ممکن ہو سکے گا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، لیکن اگر اس سے پہلے اگر آپ میری چھوٹی سی ریکویسٹ لے لیں، یہ ایری گیشن جو آپ نے اس کو کمیٹی کو ریفر کیا ہے اسی میں انہوں نے یہ ADP No. 1511/150911 اسی میں کوسچن میں دیا گیا ہے اس میں صرف Digging کی گئی ہے اور اس پہ کوئی کام نہیں ہو رہا تو تھوڑا سا کمیٹی میں اس کو بھی تھوڑا لے لیں کہ کیوں اس پہ آگے کام نہیں ہو رہا، صرف اس پہ وہ آگے کام نہیں بڑھ رہا ہے۔ میں اپنے کوسچن پہ سپیکر صاحب آگے آتی ہوں کہ میں نے کوسچن کیا تھا کہ جو Senior Citizens Act ہے اس کو کیوں Implement نہیں کیا گیا، انہوں نے مجھے اپنی کارکردگی کی رپورٹ دی ہے لیکن ایکٹ کے حوالے سے مجھے نہیں کہا گیا کہ اس کو کیوں Implement نہیں کیا گیا۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر اسمبلی سٹاف سے محو گفتگو ہیں)

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میں نے صرف ایکٹ کے حوالے سے کہا ہے کہ ایکٹ کو Implement کریں انہوں نے کارکردگی رپورٹ مجھے دی ہے میں نے ایکٹ کی Implementation کی بات کی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے ایک کروڑ روپے اس کے لئے رکھے تھے اور Applications ان کو آئی ہیں چھ لاکھ تو ایک کروڑ روپے سے یہ چھ لاکھ Citizens کو یہ کیسے وہ فائدہ دے سکتے ہیں۔ دوسرا یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم

ان کا Data collect کر رہے ہیں۔ Data collect کرنے کی کیا ضرورت ہے NADRA کے پاس ڈیٹا ہے ان سے ڈیٹا لے لیں تو اس میں Data collect کرنے کی تو ضرورت ہی نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر لاء۔

<u>جناب فضل شکور خان (وزیر قانون):</u> سر! اس میں Implementation میں سر یہ کافی چیزیں ہیں جو ہو رہی ہے اور Main جو میڈم کا سوال ہے کہ ایکٹ کی Full-fledged implementation اس میں کارڈ کا ایک بڑا ذکر ہے میرے خیال میں وہ Main باقی سر، اس میں یہ ہے کہ Senior Citizens کے لئے کچھ انہوں نے مراعات دی ہیں جس پہ عملدرآمد شروع ہے جس طرح جواب میں لکھا گیا ہے لیکن میڈم کا جو سپلیمنٹری ہے وہ زیادہ تر کارڈ سے Related ہے، میرے خیال میں وہ پوچھنا چاہ رہی ہیں۔ سر، اس میں یہ ہے کہ گورنمنٹ نے پیسے بھی مختص کئے ہوئے ہیں لیکن اس طرح ہے کہ گورنمنٹ کا خیال یہ ہے کہ اس میں ہم NADRA کے Through یہ کارڈ ہم ایشو کریں جس طرح سر، NADRA میں جو Disabled persons ہیں، ان کے لئے ایک خاص نشان ہوتا ہے کرسی والا، اسی طرح ہماری ان کے ساتھ میٹنگ بھی شروع ہے اسی بارے میں کہ جو Senior Citizens ہیں، ان کے لئے بھی اس طرح کوئی نشان والا کیونکہ ہر ایک بندے کے پاس اکثر لوگ سر، جو غریب لوگ ہیں وہ کارڈ مارڈ کو سنبھال نہیں سکتے یا کمزور لوگ ہیں تو گمنے کا خدشہ ہوتا ہے اسی لئے ہم اس طرح کر رہے ہیں کہ Number of Cards جو ہے وہ ایک میں آجائے تو یہ ایک ریکویسٹ ہے اگر میڈم اس بات سے مطمئن ہو جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی میڈم۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> سپیکر صاحب، Respectable ہے ہمارے لئے منسٹر صاحب، میں کیا کروں، کہہ دوں، میرا یہی کوسچن ہے میں نے یہی ریکویسٹ کی کہ NADRA کے پاس ڈیٹا ہے آپ ان کو بس صرف کارڈ ایشو کریں Senior Citizens کا، آپ نے Fifty above کرنا ہے یا Sixty above کرنا ہے Seventy above کرنا ہے ادھر سے ڈیٹا لیں کارڈ ایشو کریں Simple اس میں تو Implementation کوئی وہ نہیں ہے، میں تو صرف ایکٹ کی Implementation چاہتی ہوں میں یہی چاہتی ہوں۔

وزیر قانون: سر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اسی سلسلے میں۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اور ایک کروڑ روپے سے انہوں نے کہا کہ فنڈز کھا ہے ایک کروڑ سے کیا فنڈ ہے اور ان کو Applications sixty thousand آئی ہیں۔

وزیر قانون: چھ لاکھ پچیس ہزار Applications آئی ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: Sorry چھ لاکھ۔

جناب سپیکر: یہ محکمے کو ہدایت کریں کہ جلد از جلد کارڈز جو ہیں، کارڈ جو ہیں جاری کریں۔

وزیر قانون: جی سر، میں آپ سے یہی کہہ رہا ہوں کہ سر، ہماری ان کے ساتھ میٹنگ اسی سلسلے میں شروع ہے NADRA کے ساتھ جس طرح کہہ رہی ہیں میڈم کہ ان کے پاس سارا ڈیٹا ہے تو ہماری ان کے ساتھ میٹنگ یہ ہے کہ آپ ان میں جو Senior Citizens ہیں ان کے لئے بھی ایک نشان رکھ لیں تو اس سلسلے میں ہماری ان کی ساتھ میٹنگ شروع ہے سر۔

جناب سپیکر: اسے Expedite کروائیں۔

وزیر قانون: میں ان شاء اللہ Expedite کراتے ہیں جی یہ کیس۔

Mr.Speaker: Thank you

وزیر قانون: Thank you جی۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب نے ایشورنس دی ہے کہ۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جیسا آپ کی مرضی میں تو کہتی ہوں کہ کمیٹی کو ریفر کریں ہم کمیٹی کے ساتھ Implementation پہ بیٹھ کے کر دیں گے کہ کیسے اس کو Implement کرنا ہے جیسے کیسے Expedite کرنا ہے، وہ آپ کی مرضی جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔

جناب سپیکر: نہیں انہوں نے آپ کو ایشورنس دے دی ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: مجھے تو نہیں لگتا اگر اب تک یہ نہ ہو سکا، تین سال میں اگر Implementation نہیں ہوئی تو ایک Surety پہ کیا ہو گا، میرے خیال میں کمیٹی کو ریفر کر لیں Senior Citizens کے لئے ہے اس میں بہت ساری چیزیں ہیں Ramp بنانے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میڈم کہتی ہیں کمیٹی کے حوالے کریں۔

وزیر قانون: سر! میری ریکویسٹ یہ ہے کہ دیکھیں ہر ایک بندے کو اپنا اپنا کارڈ ملا ہوا ہے چاہے وہ 70 سال کا ہے چاہے وہ 25 سال کا ہے تو اس میں وہ سارے کارڈز پھر واپس آئیں گے، ان کے اوپر ایک نشان لگے گا اسی لئے کوئی Complications ہیں، اس سلسلے میں ہماری ان کے ساتھ میٹنگ شروع ہے تو میں میڈم سے ریکویسٹ کروں گا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ جیسے جلد از جلد ہو گی ان شاء اللہ اس کی جب میٹنگ ہو گی میری اس میں ہم میڈم کو ہی بلوالیں گے یہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔ وہ کہتے ہیں میٹنگ میں آپ کو بھی بلوالیں گے، تھینک یو۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

12954 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر امداد، بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت دہشتگردی کے شکار خاندانوں کو موت اور زخمیوں کی صورت میں معاوضہ فراہم کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ سات سالوں کے دوران دہشتگردی کے شکار جن خاندانوں کو موت اور زخمیوں کی صورت میں معاوضہ کی الگ الگ ایئر وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد اقبال خان (وزیر مداد و بحالی): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ سات سالوں کے دوران دہشتگردی کے شکار خاندانوں کو موت اور زخمیوں کی صورت میں جو معاوضہ دیا گیا، جن کی تفصیل یہ ہے:

- اموات کی تعداد 40
- اموات کی مد میں ادا کئے گئے معاوضے کی کل رقم 210,767,800
- زخمیوں کی تعداد 258
- زخمیوں کو ادا کئے گئے معاوضے کی کل رقم 93,200,000

13352 _ جناب فیصل زیب: کیا وزیر امداد، بحالی و آباد کاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ کے حلقہ PK-24 میں سال 2016-17 کے دوران طوفانی بارشوں اور طغیانی کی وجہ سے کافی نقصانات ہوئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نقصانات کی مد میں ڈی سی صاحب کو تقریباً 54 کروڑ روپے فنڈ ملا تھا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ فنڈ کہاں، کتنا اور کون کونسے مدات میں خرچ ہوا اور کتنا فنڈ باقی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد اقبال خان (وزیر مداد و بحالی): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ہاں یہ بھی درست ہے۔ اس سلسلے میں ڈی سی شانگلہ کو بحالی کی مد میں -/537,700,000 روپے فنڈ ملا تھا۔

(ج) مذکورہ فنڈ سے متعلقہ محکمہ جات جو بحالی و آبادکاری کے لئے جاری / خرچ کئے گئے رقم کی تفصیل درجہ ذیل ہیں:

1. سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن شانگلہ	209,333,946/-
2. پی ایچ ای ڈویژن شانگلہ	59,510,700/-
3. لوکل گورنمنٹ شانگلہ	14,000,000/-
4. محکمہ صحت شانگلہ	831,000/-
5. ٹی ایم اے الپوری شانگلہ	175,500,000/-
6. ٹی ایم اے پورن شانگلہ	53,949,000/-
میزان	513,124,646/-
کل فنڈ	537.700,000/-
خرچ کیا گیا رقم	513,124,646/-
بقایا فنڈ	24,575,354/-

13102 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر امداد، بحالی و آبادکاری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ کئی سالوں کے دوران شورش اور بدامنی کی وجہ سے صوبہ بھر کی طرح ضلع باجوڑ میں بھی لوگوں کے مکانوں، دکانوں اور دیگر املاک کو شدید نقصان پہنچا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے شورش اور بدامنی کے دوران جزوی اور مکمل تباہ ہونے والے مکانات، دکانوں اور املاک کے مالکان کو معاوضے ادا کئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے ضلع باجوڑ میں دہشتگردی اور بدامنی کے دوران جزوی اور مکمل تباہ ہونے والے مکانوں، دکانوں اور دیگر املاک کےجن مالکان کو گزشتہ دو سالوں کے دوران معاوضہ جات ادا کئے ہیں، ان مالکان کے نام اور ادا شدہ رقوم کی مالیت کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد اقبال خان (وزیر مداد و بحالی): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ضلع باجوڑ میں دہشتگردی کے دوران سینکڑوں مکانات مسمار ہوئے ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے شورش اور بدامنی کے دوران ضلع باجوڑ میں مکمل اور جزوی طور پر تباہ ہونے والے مکانات کو معاوضے بھی ادا کئے ہیں۔

(ج) ضلع باجوڑ میں دہشتگردی کے خلاف آپریشن کے نتیجے میں تباہ شدہ مکانات کے معاوضے کے لئے یو ایس ایڈ کے تعاون سے ملاکنڈ متاثرین کی طرز پر ایک منصوبہ (ہاؤسنگ یونیفارم اسسٹنٹس سبسڈی پراجیکٹ HUASP) کی منظوری دی گئی تھی جس کے تحت مکمل تباہ شدہ مکان کے لئے چار لاکھ اور جزوی تباہ شدہ مکانات کے لئے ایک لاکھ 60 ہزار روپے کا معاوضہ منظور کیا گیا تھا۔ مجموعی طور پر ضلع باجوڑ کے 9553 مکانات مکمل تباہ شدہ اور 5635 جزوی تباہ شدہ) کو معاوضے ادا کئے گئے ہیں جن کی کل مالیت 2469.760 ملین ہے۔

13445 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پورے صوبے میں ٹیوب ویل لگاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جنوبی اضلاع میں خصوصاً ڈیرہ اسماعیل خان اور حلقہ PK-96 میں محکمہ آبپاشی نے اب تک کتنے ٹیوب ویل لگا رکھے ہیں۔ کیونکہ ان علاقوں کی زیادہ تر زمین غیر کاشت شدہ ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے کہ محکمہ پرائیوٹائزیشن پالیسی کے تحت ضرورت کی بنیاد اور فنڈز کی دستیابی پر مختلف اضلاع میں ٹیوب ویل لگاتا ہے۔

(ب) محکمہ آبپاشی نے جنوبی اضلاع میں حسب ضرورت درجنوں ٹیوب ویلز تعمیر کئے ہیں یا ان کی تعمیر جاری ہے۔ مزید برآں ضلع ڈی آئی خان میں 2017-18 سے لے کر اب تک 23 ٹیوب ویلز منظور ہوئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1) گاؤں رودی خیل یو سی بند کورے

(2) موضع کچ نزد بنوں روڈ

(3) جہانگیر آد سیدو ولی

(4) C/o امان نواز خان یو سی کری شموزئی

(5) رودی خیل یو سی بند کورے C/o محمد اسلم

(6) C/o اکرام اللہ گاؤں یارک

(7) وانڈا ابیزری C/o غلام حیدر

(8) C/o محمد پرویز گاؤں یارک

(9) C/o محمد اسحاق گاؤں یارک

اراکین کی رخصت

Mr. Speaker: 'Leave Applications': Mr. Anwar Zeb Khan, for three days from 8th to 10th; Nadia Sher Sahiba for today; Muhammad Iqbal Sahib for today; Muhammad Riaz Khan, MPA for today; Sardar Yousaf Zaman Sahib for today; Nazir Ahmad Abbasi Sahib for today; Fiasal Ameen Gandapur Sahib for today; Iftikhar Ali Mashwani Sahib for today; Akbar Ayub Khan Sahib for today; Mufti Obaid-ur-Rehman Sahib for today; Janab Muhammad Zubair Sahib for today; Sardar Hussain Sahib for today; Maliha Ali Asghar Sahiba for today; Janab Asif Khan Sahib for today: Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Malik Badshah Saleh MPA, to please move his privilege motion No. 167 in the House, Badshah Saleh Sahib.

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک استحقاق کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گزشتہ دور حکومت میں پتاؤ بانڈہ یوسی ساؤ نئی ایک پرائمری سکول منظور ہوا تھا لیکن مقامی لوگوں کے مابین تنازعہ، مذکورہ سکول پر تنازعہ کی وجہ سے مذکورہ سکول پر کام شروع نہیں کیا گیا اور بعد میں وزیر اعلیٰ صاحب کے ڈائریکٹیو کے تحت روغانو کلے یوسی ڈوگ درہ منتقل کیا گیا جو PDWP سے بھی منظور ہوا اور ساتھ سلیکشن بھی ہوئی لیکن ابھی تک اس پر کام کا آغاز نہیں ہوا اور متعلقہ افسران سے بار بار رابطہ کرنے کے باوجود کوئی شنوائی نہیں ہو سکی اور مسلسل دروغ گوئی سے کام لیا گیا اور ٹال مٹول سے کام لیا گیا جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا جارہا ہے۔ لہذا اس پر مختصر بحث کے بعد میں ڈائریکٹر ایجوکیشن پرائمری خیبر پختونخوا، سی پی او چیف پلاننگ آفیسر خیبر پختونخوا، پرائمری ڈی ای او فیمل اپر دیر اور ایس ڈی او پی اینڈ ڈی اپر دیر کے خلاف تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں، اس کو منظور کر اکر کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔

Mr. Speaker: Who will respond, Law Minister please, Ji Law Minister Sahib.

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سر، ویسے تو پریویلج کے ہم اس طرح خلاف نہیں ہوتے کہ جو بھی ہو ڈیپارٹمنٹ کے ہم اس کو کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں لیکن اس میں میری ریکویسٹ ہے بادشاہ صالح صاحب سے سر، اس کا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک چھوٹا سا جواب آیا ہے اگر آپ کہتے ہیں تو وہ میں دے دیتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: جی سنائیں۔

وزیر قانون: یہ سکول جب منظور ہوا سر، جی پی ایس کوئی سکول ہے وہ منظور ہوا اور اس کے بعد سر، منسٹر یہ ممبر ایم پی اے صاحب نے سر ریکویسٹ کی کہ اس سکول کو جی پی ایس کی جگہ جی جی پی ایس کر دیں، جی جی پی ایس بھی اس کے بعد منظور ہو گیا۔ سر، اس کے اوپر کئی میٹنگز ہوئیں جو پی سی ون وغیرہ جو بھی سر ایک سسٹم ہے پورا اس سے بات گزری جب وہ منظور ہو گیا تو اس کے بعد ایم پی اے صاحب نے پھر ریکویسٹ کی کہ اس سکول کی جگہ ایک جگہ سے جو دوسری جگہ اس کو تبدیل کی انہوں نے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کو وہ سکول تبدیل کیا اس کے بعد پھر اس کے اوپر سر، ٹائم لگا، اس کی میٹنگ اور پی سی ون اور جو بھی اس کی ضروریات ہیں، اس کے مطابق ان کی وہ میٹنگز ہوئیں۔ ابھی سر، میری ریکویسٹ ہے

بادشاہ صالح صاحب سے کہ 12 تاریخ کو ڈیپارٹمنٹ نے اس سلسلے میں DDWP کی میٹنگ رکھی ہوئی ہے تو Hopefully اس میں یہ کیس آگے آئے گا اور اس میں یہ ہو جائے گا، تو میری ریکویسٹ ہے ان سے کہ یہ اگر Withdraw کرلیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، اس کرسی نے پہلے بھی میرے ساتھ بہت اچھے اچھے وعدے کئے تھے، میں نے ڈائریکٹ ایجوکیشن پہ الزام لگایا تھا کہ یہ مجھ سے ڈائریکٹ رشوت مانگ رہا ہے پھر منسٹر صاحب نے ادھر کھڑے ہو کر کہ میں اس طرح انکوائری کروں گا کہ ساری دنیا دیکھ لے گی، اس میں بھی چھ مہینے ہو گئے کوئی اس کی انکوائری نہیں ہوئی۔ ابھی یہ مارچ میں PDWP ہوئی ہے اس کی DDWP، یہ مارچ مجھے بتایا گیا کہ آپ کا کام ختم ہوا ہے اب ہم کام سٹارٹ کریں گے۔ ہم نے زمین Select کی محکمہ گیا سب کچھ ہو گیا لیکن ایک مہینہ پہلے پندرہ دن پہلے مجھے بتایا جاتا ہے کہ ناں، ابھی تک اس پہ نہ کوئی کام ہوا ہے اس میں نہ کوئی لیٹر ہوا ہے ابھی پی سی ون بھی پشاور نہیں پہنچا ہے ابھی ابھی پہنچا ہے سر جی، ابھی یہ پہنچا رہے ہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں آنریبل منسٹر کا آپ بھی اس میں بیٹھے خود بیٹھے، آپ بھی Examine کریں، آپ بیٹھیں آپ تو سنیں ہمیں نا، آپ تو ہمیں بھی سنیں یہ تو ایجوکیشن تعلیم کا مسئلہ ہے۔ سر، میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ ایک دو منسٹرز صاحبان بھی اس میں بیٹھیں یہ کم از کم تعلیم کا مسئلہ ہے، علم کا مسئلہ ہے، قرآن میں اللہ نے سب سے زیادہ حکم علم کا دیا ہے اور اس میں یہ لوگ بھی روڑے اٹکارے جا رہے ہیں، تو یہ کمیٹی میں بھیج دیں کہ سب کچھ آپ کے سب کے سامنے آجائے گا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں تو ایک دفعہ پھر ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ کیونکہ اس میں جو Delay آیا ہے تو اس میں ایم پی اے صاحب کی اپنی درخواستیں پڑی ہوئی تھیں اس کی وجہ سے Delay آیا، تو ڈیپارٹمنٹ نے اس وجہ سے انہوں نے کہا ہے کہ دو دفعہ سر، ایک دفعہ جی پی ایس سے جی جی پی ایس کو تبدیل کیا گیا، پھر سر وہ جب Approve ہو گیا تو اس کے بعد وہ Location change ہوئی تو اس کی وجہ سے اس پہ یہ Delay آیا ہے اور میں یقین دلاتا ہوں ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب 12 تاریخ کو۔

وزیر قانون: 12 تاریخ کو سر، میٹنگ ہے اس میں یہ کنفرم ہے سر، ایجنڈا پہ ہے، ایجنڈے پہ ہے سر۔

جناب سپیکر: ایجنڈے پہ ہے۔

وزیر قانون: جی سر، میں ریکویسٹ کروں گا بادشاہ صالح سے۔

جناب سپیکر: بادشاہ صالح وہ کہتے ہیں ایجنڈے پہ آ چکا ہے یہ DDWP کے-----

وزیر قانون: اور بادشاہ صالح صاحب کی عزت ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے سر۔

ملک بادشاہ صالح: ہے کمیٹی میں گیا تو اس سے کوئی فرق تو نہیں پڑتا ہم تو کسی کو پھانسی نہیں دیتے اور نہ کسی کی بے عزتی کر سکتے ہیں لیکن پھر یہ تو ایک تلوار ان کے سر پر تو لٹک رہے گی نا۔ سر، آپ کمیٹی میں بھیج دیں اس طرح آپ نہ کریں پہلے میرے ساتھ جو وعدہ کیا گیا وہ انکوائری کا اب کیا بنا میں نے Directly کسی کا نام لیا میں نے Directly کہا کہ مجھ سے پیسے مانگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: اس انکوائری کا کیا بنا کہ آپ میرے ساتھ پھر وعدے کر رہے ہیں سر جی، نہیں اگر آپ نہیں مانتے تو ٹھیک ہے لیکن یہ حق ہے میرا، یہ میرا Right ہے اور اس کو کمیٹی میں جانا چاہیئے سر۔

وزیر قانون: سر! میں، میں تو جوان کے ساتھ پہلے Commitment کی ہے میں نے میرے خیال میں میں نے نہیں کی تھی، منسٹر صاحب نے کسی اور نے کی ہو گی لیکن اس کا میں تو جواب نہیں دے سکوں گا مجھے اس کا علم نہیں ہے لیکن اس پہ میں سر، ان کے ساتھ Commitment کرتا ہوں کہ 12 تاریخ کو میں خود ان کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ چلا جاؤں گا اور یہ میٹنگ میں اس کیس کو اور Already سر ایجنڈے پہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ 12 تاریخ ان کو بھی ساتھ لے جائیں۔

وزیر قانون: جی سر، میں لے جاؤں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بادشاہ صالح صاحب 12 تاریخ آپ بھی جائیں اسی میٹنگ میں جس میں یہ-----

ملک بادشاہ صالح: اس پریویلج موشن کو 12 تاریخ تک ڈیفر کریں بس اس طرح ٹھیک ہے، 12 تاریخ تک ڈیفر کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

ملک بادشاہ صالح: لیکن ان لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گا یہ میں سچ بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: پینڈنگ، پینڈنگ پریویلج موشن نمبر۔۔۔۔۔

ملک بادشاہ صالح: میں بتانا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، ان لوگوں نے اتنا اتنا درد۔

جناب سپیکر: پریویلج موشن نمبر 167، اس کو پینڈنگ کرتے ہیں۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Miss. Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please move her adjournment motion No. 353 in the House. Miss. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Thank you جناب سپیکر صاحب، ابھی ایڈجرنمنٹ موشن کہاں سے ڈھونڈوں؟

جناب سپیکر: تو واپس لے لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں کیوں سر، چھوڑیں نا۔

(اس مرحلہ پر عصر کی اذان ہو رہی ہے)

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، اس معزز ایوان کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دے دی جائے، وہ یہ کہ آٹھ ماہ قبل اغواء ہونے والی بچی زینب کو تاحال بازیاب نہیں کیا جا سکا اور صوبے میں بچوں کے اغواء کے کیسز روز بروز بڑھ رہے ہیں جبکہ جناب سپیکر صاحب، ایک سال کے دوران 2960 بچوں کا اغواء سوالیہ نشان ہے اور زیادہ تر کیسز میں بازیابی نہیں ہوتی جس کی وجہ سے والدین کافی ذہنی کوفت میں مبتلا ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اغواء کاروں کو گرفتار کرنے کے لئے صوبے میں جدید انوسٹی گیشن طریقہ کار ٹھوس بنیادوں پر اپنایا جائے جس طرح ترقی یافتہ ممالک میں جدید طریقے سے انوسٹی گیشن کو استعمال کیا جاتا ہے اور ان جدید انوسٹی گیشنز اور Tracking کو اپنانا وقت کی، اس وقت کی اہم ضرورت ہے۔ لہذا اس پر بحث کی اجازت دے دی جائے۔

Mr. Speaker: Ji Minister for Law.

وزیر قانون: سر! میڈم نے بہت اہم ایشو کی طرف توجہ دلائی ہے اور حکومت کو اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے، بس ایک ریکویسٹ یہ ہے کہ درانی صاحب بھی اسی کے سلسلے میں تحریک التواء لانا چاہ رہے ہیں تو اگر ایک ہو جائے تو بڑی مہربانی ہوگی، باقی کوئی ہمیں ایشو نہیں ہے اس پہ بحث ہونی چاہیئے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 353, the question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attentions Notices': Shagufta Malik Sahiba, please move her call attention No. 2146.

محترمہ شگفتہ ملک: Thank you سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ دنوں میں نے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ہنگو کا دورہ کیا تھا جہاں پر خواتین سے ملاقات کر کے ان کے مسائل سنیں، اکثریتی خواتین نے مجھے شکایت کی کہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ہنگو میں کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں لیکن وہاں سٹاف کی عدم دستیابی، سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے خواتین کو کافی مشکلات ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ خواتین ڈاکٹرز، فیمل نرس نہ ہونے کی وجہ سے خواتین کو پرائیوٹ ہسپتال یا پھر پشاور ریفر کیا جاتا ہے۔ اس بارے میں جب میں نے ہسپتال کے ایم ایس سے ملاقات کی تو انہوں نے بھی یہی مسئلہ بیان کیا کہ یہاں خواتین سٹاف نہیں ہے اور جو آتی ہیں وہ یہاں سے واپس ٹرانسفر کروالیتی ہیں۔ ہسپتال کی بلڈنگ، تنخواہوں پر ہر مہینے کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں لیکن ہسپتال عوام اور خاصکر خواتین کو سہولیات دینے سے قاصر ہے۔ حکومت مذکورہ ہسپتال کے لئے فوری طور پر لیڈی ڈاکٹرز، نرسز، ٹیکنیشن سٹاف تعینات کرنے کے احکامات جاری کرے تاکہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال ہنگو میں خواتین کی بیماریوں کا علاج ممکن ہو سکے۔

سر، اس پہ میں بات کرنا چاہوں گی۔ سر! یہ ایشو بہت Important ہے۔

جناب سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: سر، یہ پچھلے مہینے میں گئی تھی ہنگو ایک تنظیمی دورے کے حوالے سے سر، مجھے بہت افسوس ہوا کہ ہنگو میں اتنا بڑا ڈسٹرکٹ جو ہاسپٹل ہے جس پہ اربوں روپے سر، اگر آپ وہ بلڈنگ دیکھیں آپ وہاں پہ سٹاف دیکھیں ایم ایس وہاں پہ بیٹھا ہے لیکن سر، جتنی بھی خواتین آئی تھیں انہوں نے یہی بات کی کہ ہمیں لکھ دیتے ہیں کہ یہ پشاور ریفر، اتنی بلڈنگ اور سٹاف کے باوجود اور ایک یہ بات ہوتی ہے کہ جی اس کو آپ پرائیویٹ لے جائیں ہمارے پاس کوئی لیڈی ڈاکٹر نہیں ہے۔ سر، یہ اتنا Important ایشو ہے کہ لوکل خواتین جو گھروں میں بیٹھی تھیں بے چاری، ان کی ڈیلیوری کیسز جو ہوتے ہیں تو یہ بہت Important تھا میں نے وزٹ بھی کیا پھر Same issue مجھے ایم ایس نے بھی یہی بات کی کہ میرے پاس یہاں پہ نرسیں بھی آتی ہیں تو وہ بھی ٹرانسفر کروالیتی ہیں۔ تو سر، اس چیز کو اگر آپ کمیٹی میں وہ کردیں تاکہ ہم ڈیپارٹمنٹ کو بلائیں کہ اربوں روپے لاگت کی ہاسپیٹل ہے اور اس میں اتنے کروڑوں روپے کی جو تنخواہیں لوگ لے رہے ہیں لیکن عوام کے لئے کوئی سہولت نہیں ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Who will respond?

محترمہ شگفتہ ملک: خواتین کے لئے کوئی سہولت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

جناب فضل شکور خان (وزیر قانون): سر، Genuine issue ہے وہاں پہ، لیکن اس میں میں صرف یہ کہوں گا یہ جو گائنا کالوجسٹ ہے اور یہ جو چارج نرسز ہیں سر، اس کے لئے پبلک سروس کمیشن میں ٹیسٹ ہو گئے ہیں انٹرویو ان کے جاری ہیں اور باقی سر، یہ جو آسامیاں ہیں ان کے لئے سر ہم Commitment کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ نومبر میں یہ ساری آسامیاں پر کر دی جائیں گی۔ باقی جس طرح میڈم کہیں اگر یہ کمیٹی بھی چلا جائے تو کوئی ایشو نہیں ہے سر۔

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ شگفتہ ملک: سر، مجھے کوئی Objection نہیں ہو گی لیکن سر، کیونکہ میں خود وہاں پہ گئی ہوں سر، یہ جو ہاسپیٹل ہے یہ اے این پی کے دور میں بنا ہے۔ اس وقت سے لیکر آج تک آپ دیکھیں کہ آپ کا دوسرا Tenure ہے اور ابھی تک یہ مسئلہ چلا آرہا ہے۔ تو سر، یہ گا، گے، گی میں نہ کریں Kindly یہ عوامی ایشو ہے اس کو ریفر کر کے تاکہ ہم کمیٹی میں بلائیں گے تو ڈیپارٹمنٹ میں حل ہو جائے گا۔

Mr. Speaker: Okay. Is it the desire of the House that the call attention notice No. 2146 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Call Attention No. 2146 is referred to the concerned Committee. Pakhtoon Yar Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 2161. Janab Pakhtoon Yar Khan.

جناب پختون یار خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع بنوں میں پولیس کی بھرتی کے لئے آخری بار جو اشتہار دیا ہوا تھا جس کے لئے ETEA کے ذریعے 21 مارچ 2020 کو ٹیسٹ دیا گیا۔ پاس شدہ امیدواروں جن کی تعداد 101 میں سے صرف 44 اہلکاروں کی بھرتی کے احکامات جاری کئے گئے جی۔ باقی ماندہ 57 امیدواروں کو ویٹنگ لسٹ پر رکھا گیا ہیں اور یہ 57 امیدوار بھی ہر قسم کے فزیکل ٹیسٹ انٹرویو کے معیار پر پورا اترتے ہیں اور کامیاب قرار پائے ہیں جی۔ اب اگر ان امیدواروں کے لئے اگر پوسٹیں نہ دی گئیں تو یہ لوگ Overage ہو جائیں گے اور ان کی صلاحیت ضائع ہونے کا بھی خطرہ ہے کیونکہ امیدواروں کے لئے 31 دسمبر 2021 آخری تاریخ ہے۔ اس لئے ان امیدواروں کے بارے میں وضاحت کریں کہ ان پاس شدہ امیدواروں کو اپنا حق مل جائے، ان کی عمر، وقت اور پیسہ بھی ضائع نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر صاحب! تھوڑی دیر اس پہ ایک دو منٹ۔

جناب سپیکر: وہ چیز واضح ہے، جواب لے لیں۔

جناب پختون یار خان: بس سپیکر صاحب! ایک دو سیکنڈ اس کے لئے سر۔

جناب سپیکر: کوئی منسٹر صاحب سے جواب لے لیں پھر اگر کوئی بات ہو وہ کر لیں۔

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: کہ کیا Waiting list والوں کو Accommodate کر رہے ہیں، ان کا کہنے کا مقصد یہ ہے۔ یہی بات ہے نا پختون یار خان؟

جناب پختون یار خان: تھوڑا سا وقت مل جائے، موقع مل جائے تاکہ وضاحت کر لوں سر۔

جناب سپیکر: جی بولیں۔ (مداخلت) جی، ایسا ہے کہ جن اضلاع میں پولیس ڈیپارٹمنٹ کے اندر نئی سیٹیں Create ہوئی ہیں جہاں پہلے بڑے عرصے سے نہیں ہوئی تھیں جیسے ہزارہ ڈویژن کے تمام تقریباً اضلاع میں ہوئی ہیں، پانچ سو، چھ سو، ہزار پوسٹیں ایک ایک گروپ میں، تو وہاں جو Waiting list میں لوگ ہیں اسی ٹیسٹ کے، ان کو وہ Accommodate کر رہے ہیں لیکن جہاں سیٹیں نہیں ہوں گی تو وہ وہاں تو اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جی پختون یار خان!

جناب پختون یار خان: جناب سپیکر صاحب! یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے لاء منسٹر صاحب کا کام آسان کر دیا۔

جناب پختون یار خان: جو مسئلہ یہاں پر زیر بحث لایا گیا ہے یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ میرے ضلع کے ان نوجوانوں کی صلاحیت یقینی طور پر ضائع ہونے کا خدشہ بھی ہے۔

جناب سپیکر: پختون یار خان! یہ بتاؤ وہاں سیٹیں ہیں؟

جناب پختون یار خان: سر! یہ تو یہی لوگ بتائیں کہ سر، وہاں پہ Vacancies کتنی ہیں سر؟

جناب سپیکر: ہاں؟

جناب پختون یار خان: سر، مجھے اتنی وضاحت چاہیئے کہ باقی اضلاع کو جو Vacancies دی گئی ہیں سر، اسی لیول پر ہمارے لوگوں کو بھی دی جائے۔

جناب سپیکر: وہ تو دیکھیں، ہر اضلاع کی کسی میں ایک ضلع میں تین ہزار پولیس والے ہوں گے کسی میں پانچ سو کی ضرورت ہو گی آٹھ سو کی ہو گی تو پولیس ڈیپارٹمنٹ ٹائم ٹو ٹائم سیٹیں Increase کرتے ہیں Wherever they required more Police force تو وہ تو پوسٹیں Sanction ہوتی ہیں بجٹ میں وہ سارا ایک Procedure ہے۔

جناب پختون یار خان: سر! آپ کی وساطت سے سر، اسمبلی کی وساطت سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ کر سکتے ہیں کہ اگر آپ کو پوسٹیں چاہیئے تو آئندہ آپ اے ڈی پی میں شامل کروائیں بجٹ کے موقع پہ۔

جناب پختون یار خان: پوسٹیں ان کو سر، کر کے دے دیں کیونکہ ان لوگوں نے ٹیسٹ بھی پاس کیا ہوا ہے، Exam بھی دیا ہوا ہے سر اور وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب جواب دے دیں۔

جناب پختون یار خان: شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب فضل شکور خان(وزیر قانون): سر! آپ نے خود ہی سارا کچھ Explain کر دیا ہے۔ Basically سر، ٹیسٹ ہوئے ہیں اور اس کے مطابق Sanctioned پوسٹیں جتنی تھیں سر، وہ Fill ہو گئی ہیں۔ اس پہ کافی بچے انہوں نے کافی لوگوں نے ٹیسٹ کلیئر کئے ہوئے ہیں صرف ان کے ضلع میں نہیں، پورے Province میں سر، کافی لوگوں نے ٹیسٹ کلیئر کئے ہوئے ہیں لیکن Sanctioned پوسٹیں جو ہیں وہ Fill ہو گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ان سے ہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں سر، کہ یہ ہمیں، ایس این ای گئی ہوئی ہے اگر Approve ہو گئی سر، تو یہ جو 21 دسمبر تک ہے اسی ٹیسٹ پہ ہم ان کو بھرتی کریں گے اور اگر اس کے بعد Approve ہو گئی تو اس کے لئے فریش ٹیسٹ ہو گا سر۔

جناب سپیکر: بالکل ایسا ہی ہے۔

جناب پختون یار خان: سر! یہ تھوڑی سی وضاحت اس پہ کر دیں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب پختون یار خان: سر، اس پہ تھوڑی سی پھر زور لگا دیں کہ 21 دسمبر سے پہلے پہلے پوسٹوں کو سر اگر Approval مل جائے سر۔

جناب سپیکر: آپ فنانس والوں کو جانتے ہیں اچھی طرح، 21 دسمبر تک۔ (قہقہہ)

جناب پختون یار خان: سر، ایوان کی وساطت سے۔

جناب سپیکر: جی ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، اس پر عنایت اللہ صاحب اور میں نے بھی ایک کال اٹنشن لائی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو پوسٹیں Sanction ہوئی ہیں یہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کے پورے صوبے کے لئے تھیں جس میں ہمارا دیر اپر لوئر یہ بھی شامل تھا۔ ٹیسٹ بھی ہو گئے سر، ٹیسٹ بھی ہو گئے ہیں اور کوالیفائی بھی کیا ہے اور Waiting list پہ بھی ہیں سر، اور Vacancies بھی تھیں۔ ہمارے دیر بالا میں تقریباً 52 Vacancies پر صرف 35 Vacancies کو Fill کیا گیا ہے اور باہر کے، وہ ہمارے Vacancies

دوسرے ضلعوں کو دی گئی ہیں۔ یہ کال اٹنشن ہم نے لائی ہے۔ میری یہ ریکویسٹ ہے سر، کہ یہ پورے صوبے کے لئے تھیں جہاں پر کمی تھی، پولیس کی کمی تھی، یہ تو سر ایک ضلع کے لئے نہیں ہے۔ یہ ایسا نہیں ہوا ہے سر کہ ایک ضلع۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایسا نہیں ہوا ہے کہ یہ پورے صوبے کے لئے تھیں، ان کو آپ جب Plus کرتے ہیں تو پورے صوبے کی بن جاتی ہیں یہ ڈسٹرکٹ وائز ہی ہمیشہ ہوتی ہیں کہ کس ضلع میں کتنی Requirement ہے تو اس کے مطابق جب ٹوٹل کی گئی تو جتنی بنتی ہے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر! ہمارا تو یہی گلہ ہے کہ ہمارے ساتھ 52 Vacancies تھیں، 35 Vacancies fill کی ہیں اور باقی کو دوسرے ضلعوں کے لئے دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: اپر دیر میں کتنی پولیس کی ٹوٹل پوسٹیں کتنی ہیں؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر؟

جناب سپیکر: کتنی پولیس فورس ہے اپر دیر میں؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: تقریباً چودہ سو(1400)۔

جناب سپیکر: چودہ سو(1400)۔ اب یہ آپ کا آر پی او بتا سکتا ہے کہ وہاں پوری ہے یا کم ہے یا اور ضرورت ہے پھر وہ تھرو فنانس منظوری کراتے ہیں۔ Thank you۔

جناب سپیکر کی جانب سے ایک اعلان

جناب سپیکر: I want to one announcement کہ جو ابھی بات ہوئی تھی ایڈ جرنمنٹ موشن مہنگائی کے اوپر۔ ہمارے پاس پانچ سات ایڈ جرنمنٹ موشنز ایڈمٹ، جمع ہوئے ہیں۔ اس میں پٹرول بھی ہے اور ساری چیزوں کی مہنگائی کے اوپر ہے۔ اس میں ایک ہے عنایت اللہ خان، سراج الدین صاحب اور حمیرا خاتون صاحبہ کی 354، پھر حمیرا خاتون صاحبہ کی ہے اور سراج الدین صاحب کی 355، نعیمہ کشور صاحبہ کی بے روزگاری کے اوپر 356، یعنی وہی اس سے Related ہے۔ شگفتہ ملک صاحبہ کی 363، اختیار ولی صاحب کی 364، حمیرا خاتون صاحبہ کی 365، پٹرولیم مہنگائی یہ ساری چیزوں کے اوپر۔ تو کل ہی ہم ان کو پیش کریں گے ہاؤس کے اندر ساروں کو اور کل ہی ان کو ایڈمٹ کریں گے اور کل ہی ان سب کے اوپر مہنگائی کے اوپر بحث بھی کریں گے۔ تو اس وقت گورنمنٹ بھی تیار ہو کے آئے اور آپ جن لوگوں کی

ایڈجرنمنٹ موشنز تھیں جنہوں نے بات کرنی ہے وہ بھی تیار رہیں لیکن گورنمنٹ خاص طور پرانہوں نے Respond کرنا ہے کامران بنگش صاحب ادھر نکل گئے، ان کو یہ میرا بتادیں کہ کامران صاحب کل مہنگائی کے اوپر آپ نے Respond کرنا ہے۔

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا صوبائی زیرانتظام قبائلی علاقہ جات لیویز فورس مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Introduction of Bill. The Minister for Parliamentary Affairs, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Provincially Administered Tribal Areas Levies Force (Amendment) Bill, 2021, in the House. Law Minister, please.

Mr. Fazal Shakoor Khan (Minister for Law): Sir, I intend to move on behalf of the honourable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to move that the Khyber Pakhtunkhwa Provincially Administered Tribal Areas Levies Force (Amendment) Bill, 2021 to be introduced in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لینڈ 'یوز' اینڈ بلڈنگ کنٹرول مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09, 'Consideration of the Bill': The Minister for Parliamentary Affairs, to please move that the Khyber Pukhtunkhwa, Land-Use and Building Control Bill, 2021, may be taken into consideration at once. Kamran Bangash Sahib, please.

Mr. Kamran Khan Bangash (Provincial Minister/Minister without portfolio): Thank you Mr. Speaker. I, on behalf of the honourable Chief Minister move that the Khyber Pukhtunkhwa, Land-Use and Building Control Bill, 2021, may be taken into consideration at once.

Mr Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pukhtunkhwa, Land-Use and Building Control Bill, 2021, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Ms: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, MPA, to please move her general amendment in the Bill.

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you janab Speaker Sahib. I, Nighat Yasmeen Orakzai move that for the word "Chairman" wherever occurring in the Bill, the word "Chairperson" may be substituted.

جناب سپیکر: جی کامران بنگش صاحب!

جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر/وزیرِ محکمہ): سر، اس پہ Agreed ہیں ہم۔

جناب سپیکر: Agreed ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس پہ تھوڑی سی۔۔۔۔

جناب سپیکر: Agreed ہے وہ، آپ کی باتوں سے وہ کدھر کامران انکار کر سکتے ہیں۔ The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment stands part of the Bill. Clauses 1 and 2 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Ji Nighat Yasmeen Orakzai MPA Sahiba, to please move her amendment in Clause 3 of the Bill.

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you janab Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to move that in Clause 3 in sub-section (1), in paragraph (d), the following new paragraph (d-i) may be inserted, namely,-

"(d-i) one female Member of the Provincial Assembly of Khyber Pukhtunkhwa to be nominated by the Honorable Speaker;" Member

جناب سپیکر صاحب، اس میں میں اگر آپ کو بتاؤں تو یہ اگر آپ دیکھیں تو اس میں ایک بل میں جو ہے تقریباً کوئی بارہ تیرہ منسٹرز ہیں اور ان کے ساتھ باقی اور لوگ بھی مرد ہیں۔ تو جناب سپیکر

صاحب، کیونکہ یہ زمین اور لینڈ کا مسئلہ ہے تو اس میں میں چاہتی ہوں کہ ایک عورت کا چونکہ ظاہر ہے ٹریژری بنچز سے ہی ہو گی تو ظاہر ہے میں چاہتی ہوں کہ Women empowerment کے لئے جب ہم آگے جائیں تو ہمارے پاس ایک عورت کا ہونا اس میں ضروری ہے کیونکہ اگر آپ پچھلے اس میں جاتے ہیں تو وہاں پہ چیف منسٹر صاحب جو ہیں اس کے مطلب چیئرمین ہیں اور یہاں پہ جو ہے تو کسی قسم کی کوئی عورت کو نہیں ڈالا گیا اور دس پندرہ منسٹرز جو ہیں وہ میں آپ کو ابھی نکال کے بتا سکتی ہوں کہ دس بارہ منسٹرز اور ساتھ ڈائریکٹر جنرل اور یہ تمام لوگ اس میں موجود ہیں۔ تو اس میں میں ریکویسٹ کروں گی گورنمنٹ سے کہ Women empowerment کے لئے جو کہ ہم باقاعدہ یہاں سے آواز اٹھاتے رہتے ہیں اور میں چاہتی ہوں کہ یہ Women empowerment کے لئے یہ لیجسلیشن کے لئے بہت اچھی جگہ ہے اور آپ لوگوں نے ہر وقت ویمن کے لئے میری آواز کو ترجیح دی ہے تو میں یہ چاہوں گی کہ اس میں ایک عورت کا ہونا بہت ضروری ہے۔ تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر/وزیر بے محکمہ)</u>: سر، اس کو تھوڑا سا سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یہ زمینوں کے حوالے سے کوئی قانون سازی نہیں ہو رہی، یہ لینڈ یوز اور بلڈنگ کنٹرول اس میں ہم لینڈ یوز پلان بنائیں گے زمینوں کے حوالے سے کہ کونسا ایگریکلچر لینڈ ہے، کونسا انڈسٹریل لینڈ ہے، کونسا Residential ہے، کونسا کمرشل لینڈ ہے؟ تو یہ اس کے حوالے سے ہے ایک بڑا ٹیکنیکل اس میں ہے۔ اس میں جیسے انہوں نے کہا کہ منسٹرز ہیں تو یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام منسٹرز ہی جو ہے وہ میل ہو یا تمام سیکرٹریز جو اس کے ممبرز ہیں وہی میل ہوں۔ تو جیسے انہوں نے پچھلا وہ کیا تھا ہم نے ایڈمٹ کیا کہ وہ ایک Generic تھا لیکن اس کے ساتھ ٹریژری بنچز ان کی اس Proposal کے ساتھ Agree نہیں کرتی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، چونکہ یہاں پہ زیادہ تر خواتین بیٹھی ہوئی ہیں اور طاقت کا سرچشمہ جو ہے تو وہ عوام ہوتی ہیں تو یہ بھی عوام کے ووٹوں سے آئی ہوئی ہیں تو میرا خیال ہے کہ اگر آپ کر لیتے لیکن بہر حال میں اس کو Withdraw کر لیتی ہوں۔ Thank you۔ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت اللہ صاحب نہیں ہیں موجود ان کی امنڈمنٹ، Third amendment in Clause 3, Ms: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, to move third

amendment Nighat Yasmeen Orakzai, third amendment in Clause 3.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ تو ابھی ہو گئی ہے ناں Clause، Clause 3 کی تو سر، یہ میں نے ابھی پڑھی ہے اس کی عورت والی۔

جناب سپیکر: نہیں وہ فرسٹ ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں اچھا، نیچے وہ دوسری ہے۔

جناب سپیکر: وہ فرسٹ تھی یہ الگ ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی جی ٹھیک ہے۔ I, Nighat Yasmeen Orakzai MPA move that in Clause 3, in sub-clause (6), for the words "resignation or removal", the words "death, resignation, removal or any other reason" may be substituted. سر، اس میں میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ اس کا Background کہ Removal جو ہے تو وہ تو ٹھیک ہے، Resignation جو ہے وہ تو ٹھیک ہے Removal اب بھی ٹھیک ہے لیکن Death کسی کی اگر ہو جاتی ہے یا کسی اور وجہ سے وہ Slot خالی ہو جاتا ہے تو ایک مہینے کے اندر اندر اس Slot کو Fill کیا جائے۔ تو میری یہ درخواست ہو گی گورنمنٹ سے کہ یہ ایک بہت اچھی ترمیم ہے اگر وہ اس پہ Agree کر لیں تو بہت مہربانی ہو گی۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر/وزیر بے محکمہ): سر، ہماری سینیئر نگہت اورکزئی صاحبہ بہت زیادہ ہوم ورک کر کے آتی ہیں اور یہ بڑا important انہوں نے Point raise کیا ہے، بڑا Pertinent ہے ہم اس کے ساتھ Agree کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The question before the House is that the amended Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amended Clause 3 stands part of the Bill. عنایت اللہ صاحب کی آگے وہ۔ Question before the House is، یہ Clause 4 کی بات میں کر رہا ہوں that the original Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 4 stands part of the Bill. اب پھر عنایت اللہ صاحب کا مگر وہ نہیں ہیں۔ The question before the House is that original Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 5 stands part of the Bill. Clauses 6 to 12, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 6 to 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 6 to 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 6 to 12 stand part of the Bill. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, to please move her amendment in Clause 13 of the Bill.

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to move that in Clause 13, in sub-clause (1), for the existing paragraphs (a) and (b), the following may be substituted, namely,-

"(a) Chairman or Mayor of concerned Council Tehsil or City Tehsil Council in a District concerned.	Convener
(b) Deputy Commissioner of the District Concerned;"	Deputy Convener

جناب سپیکر صاحب، اس میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ چونکہ طاقت کا سر چشمہ عوام ہیں تو اس لئے میں نے چیئر مین جو کہ میئر جو بھی متعلقہ کونسل کا ہے اس کو میئر کو جو ہے کنوینئر ہونا چاہیئے اور یہ کنوینئر کی

تجویز اس لئے دی ہے کہ وہ پبلک کے ووٹوں سے آتا ہے، وہ Elected ہو کے آتا ہے اور ڈپٹی کمشنر جو ہے اس کو میں نے ڈپٹی کنوینئر اس لئے کیا ہے کہ ظاہر ہے وہ بیوروکریٹ ہے تو بیوروکریٹ کو کنوینئر کی جگہ پہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ بل کے Section 3 میں بھی چیئرمین جو ہے تو وہ چیف منسٹر صاحب ہیں، اس میں کوئی کمشنر یا چیف سیکرٹری صاحب نہیں ہے اور وائس چیئرمین جو ہے وہ لوکل گورنمنٹ وزیر ہیں تو ایک ہی کونسل میں مطلب تضاد، ایک ہی بل میں تضاد کیوں ہے۔ مطلب ایک جگہ پہ چیئرمین چیف منسٹر صاحب ہیں اور دوسری جگہ پہ ڈپٹی کنوینئر لوکل گورنمنٹ کے منسٹر ہیں تو دوسری طرف آپ ڈپٹی کمشنر کو کنوینئر بنا رہے ہیں اور جو لوگوں کے ووٹوں سے جو عوام کے ووٹوں سے آئے گا اس کو آپ ڈپٹی کنوینئر بنا رہے ہیں تو اس کے لئے میں چاہتی ہوں کہ Approve ہو جائے۔ درخواست کرتی ہوں باقی آپ کی مرضی ہے۔

<u>جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر/وزیر بے محکمہ)</u>: سر، میڈم کے جو Concerns ہیں وہ ہم نے من وعن کیبنٹ میں اس پوائنٹ کو Raise کیا تھا اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اس کا نوٹس لیا تھا۔ یہ Initially میں صرف اس ہاؤس کی Consumption کے لئے کہہ رہا ہوں Initially یہ تاکہ ڈپٹی کمشنر "چیئرمین" ہو گا تو اس پہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا، چونکہ اس پورے Set-up اس میں ایک Institutional support کی ضرورت ہو گی تو وزیر اعلیٰ صاحب نے کنوینئر کی مطلب یہ ہے کہ وہ ایک Institutional support دے گا، سب کو Assemble کرے گا، سب کو بلائے گا اور ابھی جب میڈم یہ لے کر آ رہی تھی تو میں کنوینئر کی جو ڈکشنری میں Definition ہے وہ بھی میں دیکھ رہا تھا جس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ چیئر کرے گا، وہ صرف Convene کرے گا، لوگوں کو بلائے گا، وہ لوگوں کو Assemble کرے گا، لوگوں کو اکٹھا کرے گا۔ تو اس کا ہرگز مطلب نہیں ہے جیسے انہوں نے یہ کہا Ultimately elected جو میئر آئے گا سٹی کا وہی اس کو Overall دیکھے گا کیونکہ اس کا یہ مینڈیٹ ہے لیکن اس کو Institutional support دینے کے لئے اور ان سارے لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لئے کنوینئر ہے وہ صرف Convene کرے گا میٹنگ کو جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، اس پہ تھوڑا سا، جناب سپیکر اب یہ کیسے Possible ہو سکتا ہے کہ ایک بیوروکریٹ جو ہے مطلب ایک جگہ پہ بل پہ آپ بات کر رہے ہیں کہ ہمارا چیف منسٹر جو

کہ ہمارے آنریبل چیف منسٹر صاحب جو ہوں گے تو وہ کنوینئر ہوں گے اور ساتھ ہی ان کے جو Concerned Minister ہیں وہ ڈپٹی کنوینئر ہوں گے تو لوگوں کو اکٹھا کرنا کیا اس میئر کا کام نہیں ہو سکتا ہے یا لوگوں کو کرنا اس میئر کا کام نہیں ہو سکتا جو کہ لوگوں کے ووٹوں سے Elect ہو کر آئے گا باقی چونکہ آپ کی میجارٹی ہے آپ کی ظاہر ہے کہ آپ میجارٹی میں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن میں نے اپنا Concern یہ Show کر دیا ہے کہ ایک Elected member یہ کسی بھی بیوروکریٹ کو ترجیح نہیں دینی چاہیئے چونکہ ووٹوں سے وہ آتے ہیں تو ووٹ کو جو ہے تو وہ زیادہ ترجیح دی جائے۔

جناب سپیکر: لیکن گورنمنٹ Disagree ہے، گورنمنٹ Disagree ہے تو I will move forward, now the question before the House is-----

جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر/وزیر بے محکمہ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کامران صاحب! بات کرنی ہے آپ نے؟

جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر/وزیر بے محکمہ): ان کو ریکویسٹ ہے کہ یہ Amendment withdraw کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Withdraw کروں؟

جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر/وزیر بے محکمہ): جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ویسے آپ ایک کام کریں آپ ذرا رولنگ تو اس پہ دیں۔ سر، آپ کیا کہتے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ نے Withdraw کر لیا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میری بات سنیں۔ آپ ذرا کیونکہ آپ Elected آدمی ہیں، آپ اس کرسی پہ بیٹھے ہوئے ہیں جناب سپیکر صاحب۔ سر، میں آپ کی کرسی کا احترام کرتی ہوں۔ میں ٹریژری بنچز کے جتنے بھی منسٹرز ہیں، چیف منسٹر ہیں لیکن بات یہ ہے کہ جب ایک Unconstitutional چیز آئے گی تو اس میں ہم کیا کریں؟ Unconstitutional چیز کو یہ کیسے Constitution بنا رہے ہیں کہ ایک Unelected آدمی جو ہے تو وہ Preside کرے گا، وہ کنوینئر ہو گا اور جو دوسرا جو ووٹ لیکر آئے گا وہ ڈپٹی کنوینئر ہو گا؟ سر! آپ مجھے بتا دیں کہ آپ میرے ساتھ Agree کرتے ہیں میں پھر Withdraw کر لوں گی۔

جناب سپیکر: آپ کے لوکل باڈیز کونسلرز جو Elect ہوتے ہیں، اے سی یا ڈی سی ان سے Oath لیتا ہے، Do you know?

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا؟

جناب سپیکر: جو کونسلرز ہوتے ہیں لوکل باڈیز کے، ان سے اے سی یا ڈی سی Oath لیتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو سر، یہ بھی غلط بات ہے، یہ بھی غلط بات ہے۔

جناب سپیکر: تو Any how اب گورنمنٹ یہ چونکہ کیا ہے اور Disagree کیا ہے اس کے ساتھ۔ جی کامران بنگش صاحب!

جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر / وزیر بے محکمہ): سر، جو میڈم بات کر رہی ہے میں نے پہلے سے ہی بتا دیا کہ ڈی سی جو ہے اس کو Preside نہیں کرے گا۔ چونکہ سر، ذرا سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگر ماسٹر پلان ہوتا ہے یا Land-Use plan ہوتا ہے وہ پورے ڈسٹرکٹ کے اوپر ہوتا ہے تو اس میں ڈسٹرکٹ کے لوگوں کو بلانا اور وہ پھر آگے ہم دیکھیں گے تو تحصیل کی سطح پر وہ ممکن نہیں ہے۔ Preside کسی صورت ڈپٹی کمشنر نہیں کرے گا وہ صرف Convene کرے گا، اس میں اسسٹنٹ کمشنر۔۔۔۔

Mr. Speaker: Withdrawn.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں پھر اس کے بعد سر۔

جناب سپیکر: آگے چلیں ٹائم شارٹ ہے۔ نماز کا ٹائم نکل رہا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، نہیں Important legislation ہو رہی ہے جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یہ تو وہ مان نہیں رہے آپ کی بات۔ تو بس ختم ہو گیا ناں، بات ہوئی ہے اس پہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، نہیں مانیں نہ مانیں لیکن مجھے فلور آف دی ہاؤس، مجھے فلور آف دی ہاؤس یہ بتائیں کہ چلیں ظفر اعظم صاحب بات کر لیں اسی بات پہ وہ بات کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ بہت Important ہے سر۔

جناب سپیکر: پھر میں I will put it for the voting۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، ووٹنگ کے لئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو بس ختم کریں ناں پھر ناں، Withdrawn؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ووٹنگ کروالیں ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the original Clause 13 may stand part of the Bill۔کامران صاحب! ووٹنگ کروائیں؟

جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر/وزیرے محکمہ): سر، ووٹنگ کروائیں پلیز۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

جناب سپیکر: (قہقہہ) یہ تو آپ نے اپنے خلاف کر دیا۔ The 'Noes' have it. The motion is defeated. Now thw question ،ویسے یہ بھی تاریخی واقعہ ہوا آج کہ آپ نے اپنے خلاف ہی اپنی اس کو Reject کروادیا ہے، اپنی ہی چیز کو۔ چلیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Withdraw کر دیں۔

جناب سپیکر: ابھی Withdraw نہیں ہو سکتا ابھی Reject ہو چکی ہے اور آپ نے خود کی ہے سب نے۔ (قہقہہ) Now the question before the House is that the original Clause 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 13 stands part of the Bill. Clauses 14 to 24, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 14 to 24 of the Bill. therefore, the question before the House is that Clauses 14 to 24, may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 14 to 24 stand part of the Bill، عنایت اللہ صاحب موجود نہیں ہیں۔ The question before the House is that the original Clause 25 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 25 stands part of the Bill. 26 to 53 Clauses, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 26 to 53 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 26 to 53 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 26 to 53 stand part of the Bill. Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba, to please move her amendment in Clause 54 of the Bill.

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to move that in Clause 54, in sub-clause (1), after the words "made there under", the words "and submit it to the Provincial Assembly" may be added.

جناب سپیکر صاحب، اس میں میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ جو کونسل کی رپورٹ ہے، کامران بنگش صاحب! اگر تھوڑی سی توجہ دے دیں تو یہ بہت Important ایک امنڈمنٹ ہے کہ اس میں جو کونسل کی رپورٹ ہے جب ان کی میٹنگ ہوتی ہے تو اس کو یہ ہاؤس کے اندر لے کر آئیں۔ اتنی چھوٹی سی امنڈمنٹ ہے اور میرا خیال ہے پارلیمنٹ سے آپ ان کو کہہ رہے ہیں نہیں ماننا، نہیں ماننا، دیکھ لیں، لاء منسٹر کہتے ہیں نہیں ماننا، نہیں مانناتو یہ اگر یہاں پہ پارلیمنٹ میں آتی ہے تو کیا مسئلہ ہے ان کو؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر/وزیر بے محکمہ): سر، ایک تو جو عنایت اللہ صاحب کی امندمنٹس ہیں اس پہ تھوڑی سی میں وضاحت کر دیتا ہوں کہ جو لوکل گورنمنٹ کا ہمارا ایکٹ ہے وہ بہت زیادہ Important ہے یعنی لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا سب سے سپریم ایکٹ وہی ہے جو کہ Constitution کے آرٹیکل 140A کے تحت وجود میں آیا ہے تو اس میں بڑا Clearly mentioned ہے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کی جو Amended Sections ہیں 2021 تک، اس میں بڑا Clearly mentioned ہے کہ جتنی بھی ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں، اس میں کوئی Ifs and buts نہیں ہیں وہ کسی قسم کی ایگریکلچر لینڈ کے اوپر نہیں ہوں گی۔ تو یہ تھوڑا سی Clarity ضروری ہے کیونکہ اس میں تین چار دفعہ یہ Amendment propose کی ہے تو یہ Clarity ضروری ہے کہ یہ

قانون بھی یقیناً جو آج ہم پاس کر رہے ہیں بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے لیکن یہ اس لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے ایک پورشن کو دیکھ رہا ہے جس میں لینڈ یوز، بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی، ماسٹر پلانز اور شہروں کی جو Urbanization اور Commercialization ہے، اس کو Regulate کرنے کے حوالے سے ہے لیکن ہمارا جو بنیادی ایکٹ ہے لوکل گورنمنٹ کا اس میں Already وہ Cover ہے۔ دوسرا میڈم نے جو بات کی ہے Already ہم نے اس میں لکھا ہوا ہے کہ یہ Publish کرے گی تو جب Publish ہوگا تو یقیناً ممبرز کو بھی آئے گا یقیناً اس ہاؤس کے تمام لوگوں کو اور میڈیا کو بھی جائے گا۔ ہمارے میڈیا کے جرنلسٹس یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہماری تمام ڈیپارٹمنٹس کو بھی وہ رپورٹس جایا کرے گی۔ تو یہ میرے خیال سے اسمبلی کی Specifics نہیں بلکہ ہم نے اس کا Scope بہت بڑا رکھا ہے ہم اس کو Overall publish کر رہے ہیں تو میرے خیال سے میری میڈم سے ریکویسٹ ہے کہ اس کو ہم اتنا Border aspect میں لے کر جا رہے ہیں تو وہ اس کو Admit کر لیں، اس کو Accept کر لیں بنسبت یہ کہ ہم اس کے Scope کو Limited کر لیں، اس سے بہتر ہے کہ ہم میڈیا میں اور Generally اس کو Propagate کریں تو بہت اچھا ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Withdrawn?

<u>Ms: Nighat Yasmeen Orakzai</u>: Ji withdrawn.

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. The question before the House is that the original Clause 54 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Original Clause 54 stands part of the Bill. 55 to 57 Clauses, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 55 to 57 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 55 to 57 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against-----

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر! ٹریژری بنچز والے آواز نہیں دے رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: (قہقہہ) جاگ جائیں ٹریژری بنچز، واپس آ جائیں ہاؤس کی طرف۔ Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 55 to 57 stand part of the Bill. Schedule stands part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لینڈ یوز، اینڈ بلڈنگ کنٹرول مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Information, to please move that the Khyber Pukhtunkhwa, Land-Use and Building Control Bill, 2021, may be passed.

Mr. Kamran Khan Bangash (Provincial Minister/Minister without portfolio): Thank you Sir. I, intend to move that the Khyber Pukhtunkhwa, Land-Use and Building Control Bill, 2021, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pukhtunkhwa, Land-Use and Building Control Bill, 2021, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes 'have it. The Bill is passed.

آئٹم نمبر 11 اینڈ 12، تو یہ بابک صاحب کی ریکویسٹ پر ہم ڈیفر کر رہے ہیں کل کے لئے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب سپیکر: جی بابر سلیم سواتی صاحب! ریزولیوشن۔ Rules relax کروائے۔

جناب بابر سلیم سواتی: جناب سپیکر! ایک قرارداد پیش کرنی ہے تو Rule 124 کے تحت-----

جناب سپیکر: Rule 240 کے تحت Rule 124-----

جناب بابر سلیم سواتی: Rule 240 کے تحت Rule 124 relax کیا جائے۔ Thank you

Mr. Speaker: Rule suspended, you are allowed to move-----

(Interruption)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule may be suspended?

Members: Yes.

Mr. Speaker: Rule suspended.

جی ایم پی اے صاحب۔

قرار دادیں

<u>جناب بابر سلیم سواتی</u>: جناب سپیکر! یہ ایک جوائنٹ قرارداد ہے میری، زینت بی بی کی اور ارشد ایوب خان کی اور آپ سب کی طرف سے بھی کہ:

ہم تمام مسلمان نبی آخر الزمان جناب حضرت محمد ﷺ کے اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہونے پر حتمی اور غیر مشروط ایمان رکھتے ہیں۔ جس طرح اور دستاویزات میں جناب خاتم النبیین ﷺ سے متعلق حلف نامہ درج ہے اسی طرح نکاح نامہ فارم میں جناب خاتم النبیین ﷺ کا حلف نامہ شامل کرنا ناگزیر ہے۔ اس لئے یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ مسلم عائلی قوانین کے تحت مجوزہ نکاح نامہ فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Aurangzeb Nalotha Sahib.

<u>سردار اورنگزیب</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، گزشتہ کچھ عرصے سے ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ جیسے پرامن اور ہر لحاظ سے مذہبی علاقے میں تواتر کے ساتھ قرآن شریف کی بے حرمتی کے واقعات رونما ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے اہلیان شہر میں سخت تشویش پائی جاتی ہے اور کسی بھی وقت امن وامان کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ تمام واقعات کسی سوچی سمجھی سازش کے تحت ہو رہے ہیں۔ اس لئے یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ ان واقعات کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کی جائے اور جو بھی اس میں ملوث پایا جائے، ان کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ ایبٹ آباد جیسے پرامن شہر میں امن بحال رکھا جائے اور مذہبی، خصوصی طور پر قرآن کی بے حرمتی کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: بالکل، یہ زبردست قرارداد ہے کہ ایبٹ آباد جیسے شہر میں متعدد واقعات ہو چکے ہیں قرآن کی بے حرمتی کے اور اس پہ اعلیٰ سطح کی تحقیقات ہونی چاہیئے کہ اس کی کیا محرکات ہو سکتے ہیں کہ کیوں ایسا ایبٹ آباد جو کہ ہر لحاظ سے پرامن ہے، آرمی کا شہر ہے، سکون ہے، ہر چیز ہے اور اس کے سکون کو تباہ کیا جارہا ہے اور اتنی بڑی توہین ہو رہی ہے قرآن پاک کی، So is it the desire of the House

that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

تحریک التواء نمبر362 پر تفصیلی بحث

Mr. Speaker: Detailed disscussion on adjournment motion No. 362 Ms: Rehana Ismail Sahiba MPA, ji Rehana Ismial Sahiba.

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب! وہ رپورٹ بھی پیش کرنی تھی On behalf of Chairman۔ جناب، اس سے پہلے انٹر پراونشل کوآرڈینیشن کی جو رپورٹ ہے وہ بھی چیئرمین صاحب کے Behalf پہ پیش کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔ کمیٹی نمبر30۔

جناب سپیکر: یہ بابک صاحب نے درخواست دے کر ڈیفر کروادی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: میں ان کے Behalf پہ پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ ریحانہ اسماعیل: ان کے Behalf پہ پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ ڈیفر ہو چکی ہے۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: اچھا ٹھیک ہے پھر ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اب آپ اپنے اس پہ آئے، ڈیبیٹ پہ۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: چلیں ٹھیک ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس طرح صبح سے ڈسکشن ہو رہی ہے مہنگائی پہ تو ایک تو عوام مہنگائی سے تنگ ہیں۔ دوسرا کورونا نے کوئی کسر نہیں چھوڑی اور اب جو ہے تو ڈینگی وبال جان بن گئی ہے عوام کے لئے۔ ہزاروں کی تعداد میں رپورٹ ہو رہے ہیں کیسز اور کل ہی 217 نئے کیسز بھی رپورٹ ہوئے ہیں لیکن حکومت کی سنجیدگی ہمیں کہیں بھی نظر نہیں آرہی ہے۔ ڈینگی چونکہ ایک مچھر سے پھیلتا ہے تو اس کے لئے ہمیں کہیں بھی سپرے کا انتظام نظر نہیں آرہا ہے۔ 2017-19 کی رپورٹ اگر ہم دیکھیں تو سب سے زیادہ پشاور متاثر ہوا ہے اور ابھی بھی یہی صورتحال ہے کہ پشاور سب سے زیادہ متاثر ہے۔ ہاسپیٹلز میں اگر ہم دیکھیں تو یہی تینوں، تین ہاسپیٹلز جو ہیں، ایل آر

ایچ، کے ٹی ایچ اور ایچ ایم سی میں رش پہلے سے زیادہ ہے اور اب ڈینگی نے وہاں پر اور رش بڑھا دیا ہے۔ جناب، یہ بیماری کوئی نئی بیماری نہیں ہے کورونا کی طرح کہ اس کا تدارک نہ کیا جائے لیکن حکومت کی اس طرف بالکل بھی سنجیدگی نظر نہیں آرہی اور روز اس کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جناب، سات سال پہلے چند ہاسپیٹلز کو Platelets کے لئے مشینیں دی گئی تھیں، پولیس سروسز ہاسپیٹل، نصیر اللہ بابر میموریل ہاسپیٹل، وویمن اینڈ چلڈرن ہاسپیٹل ہشتنگری، صفت غیور چلڈرن ہاسپیٹل جناب،۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ آسیہ اسد بحیثیت مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

(تالیاں)

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جی ہم ویلکم کرتے ہیں نئے چیئر کو۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: Thank you

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: اور چونکہ ان کا تعلق بھی ہیلتھ سے ہے اور ہیلتھ پہ ڈسکشن ہو رہی ہے تو جناب، میں نے جو ہاسپیٹل کا ذکر کیا کہ پولیس سروسز ہاسپیٹل، نصیر اللہ بابر میموریل ہاسپیٹل، وویمن اینڈ چلڈرن ہاسپیٹل ہشتنگری، صفت غیور چلڈرن ہاسپیٹل کو سات سال پہلے Platelets کے لئے مشینری دی گئی تھی جو کہ ابھی غیر فعال ہے اور اسی وجہ سے باقی ہاسپیٹلز میں رش زیادہ ہے تو حکومت اس طرف توجہ کیوں نہیں دے رہی ہے؟ یہ کوئی نئی بیماری نہیں ہے، ہر سال ہمیں اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اس سلسلے میں حکومت کیوں خاموش ہے، یہ مشینری کیوں نہیں کام رہی ہے؟ اس پہ کام ہونا چاہیئے اور یہ چونکہ Platelets جب کم ہو جاتے ہیں تو مریض Serious condition میں جاتے ہیں۔ حکومت نہ صرف اس کے لئے مفت ٹیسٹنگ کا انتظام کریں بلکہ Alternate day پہ ٹیسٹنگ کا انتظام کریں کیونکہ یہ اگر Platelets کم ہوتے ہیں تو تب مریض جو ہے Hospitalized ہوتا ہے۔ ہمارے کافی مریض جو ہیں گھروں میں پڑے ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت اپنا علاج کرا رہے ہیں، گھروں میں Drip لگا رہے ہیں کیونکہ ان کو ہاسپیٹل میں وہ سہولتیں نہیں ہیں اور ایک تو لوگ کورونا کی وجہ سے ہاسپیٹلز سے اتنے ڈرے ہوئے ہیں کہ وہ وہاں تک جانا بھی اتنا پسند نہیں کرتے جب تک ان کی حالت بہت زیادہ تشویشناک نہ ہو جائے۔ تو جناب، میری تو یہی درخواست ہے کہ سب سے پہلے تو پشاور کے ہر گلی ہر محلے میں سپرے کا انتظام کیا جائے اور یہ جو ہاسپیٹل میں مشینری دی گئی ہے اس کو فعال کیا جائے اور ہاسپیٹل میں خاطر خواہ

انتظامات کئے جائیں۔ جناب، اگر اس طرف توجہ نہ دی گئی تو یہ بھی ایک جان لیوا بیماری ہے کیونکہ کورونا کے بعد اس کو ہم اس طرح سیریس نہیں لے رہے ہیں شاید کورونا سے زیادہ ہم اس کو خطرناک نہیں سمجھتے لیکن کتنی قیمتی جانیں اس سے ضائع ہو چکی ہیں۔ شکریہ جناب۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: Thank you ۔ جی میر کلام خان وزیر۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: ډیره مننه چې ما ته مو په دې مهم Topic باندې د خبرو کولو موقع راکړه۔ د ټولو نه اول خبره دا ده چې زمونږ په دې صوبه کښې، لکه څه رنګه چې میډم خبره اوکړه هسې هم یو داسې حالات جوړ شوی دی چې د صحت صورتحال زمونږ هسې هم ټهیک نه دے بیا د دې کورونا د وجې نه نور هم خراب شو، بیا دا د ډینګی خبره چې راغله بیا خو زمونږ ټول هسپتالونه او زمونږه چې د صوبې غټ هسپتالونه کوم دی، هغه د هغې د پاره مختص کړلې شول او دا نور چې کومې بیماریانې دی د هغې نه هغه هم ورپسې کټ شول، نو بیا که مونږ راځو خاصکر په قبائلی علاقه کښې چې دا کومې زمونږ د باجوړ نه واخله د وزیرستانه پورې قبائلی اضلاع چې کومې دی، په دیکښې که مونږ د صحت د سهولیات خبره کوؤ یا مونږ د صحت د بهترئ خبره کوؤ نو په هغې کښې به مونږ ته د ټولو نه اول هم زمونږه هلته چې کوم هسپتالونه دی، د هغې فعال کول پکار دی، هغه به مونږ ته ټهیک کول پکار وی، زمونږ یو کیس او هم پینډنګ پروت دے د قبائلی اضلاع، هیلتھ منسټر صاحب شته دے نه، کامران صاحب د نوټ کړی ورسره دا چې زمونږ یو سل آته دیرش، 138 د صحت مرکزونه داسې دی چې وخت په وخت حکومت جوړ کړی دی او هغې ته ئې تر نن ورځې پورې عمله نه ده ورکړې، په هغې باندې یو کال کیږی چې د هغې هر څه Approve شوی دی، Completely هر څه شوی دی، صرف مسئله دا ده چې زمونږ د هیلتھ ډیپارټمنټ د طرف نه په هغې باندې Ban لګیدلې شوے دے، نو که مونږ په هسپتالونو کښې سټاف نه ورکوؤ، که زمونږ په هسپتالونو کښې ډاکټر موجود نه وی، نو مونږ به بیا د بیمارئ علاج څه رنګه کوؤ۔ نو زما به یو غوښتنه دا هم وی چې هغه صرف یو نوټیفیکیشن دے چې هیلتھ منسټر صاحب ئې خامخا اوکړی چې 138 هیلتھ سنټرې هر څه شے فائنل شوے دے او د ډیپارټمنټ د طرف نه Ban لګیدلې دے

چې هغه Ban خامخا لرې شی که نه وی بیا به خلق مجبور وی احتجاجونه به خامخا کوی۔ دویمه زمونږ ډیره اهمه ایشو روانه ده، د افغانستان سره زمونږ چې کومې لګیدلې لارې دی، په دې باندې زمونږ په زرګونو انسانان روزانه هلته ایسار دی، د بیمارئ په حالت کښې د ډینګی وائرس او د نورو بیماریانو په حالت کښې هلته روزانه خلق ساه ورکوی او مونږ هغوی ته لار نه ورکوؤ۔ نو زما به ریکویسټ دا وی چې د چمن نه واخله د خرلاچی پورې چې دا څومره هم دروازې دی، تورخم، غلام خان، خرلاچی، په دې باندې زمونږ خلق هم پرې اخوا ایسار دی، پکار دا ده چې زمونږ اجازت ټولو خلقو ته ملاؤ شی چې راشی د علاج د پاره په انسانی بنیادونو باندې خو په افغانستان کښې بیا خاصکر زمونږ، زما د حلقې خلق چې هلته شپږ زره کورنئ په خوست کښې اوسیږی، د هغوی تګ راتګ بند دے۔ نو زما به ریکوئسټ دا وی چې د افغانستان په حواله سره به زه دا په دې یو ټپه کښې قصه راغونډه کړمه او اوږدوومه ئې نه، وائی:

ے چې څه د کړل هغه د اوکړل

اوس مې څالو په مخ راخور کړه خوب راځینه

په افغانستان کښې مونږ څه کول هغه مو اوکړل مزید خو پکار ده چې مونږ اوس په انسانی بنیادونو باندې هغه خلقو ته لاره خو ورکړو کنه؟ د صحت د پاره چې هلته چې کوم اثر راروان دے په مونږ باندې دلته ډائریکټ د هغې اثر کیږی۔ اوس مزید مونږ Affect کیږو۔ بله آخری خبره میډم! زه خپلې خبرې ختموم۔۔۔۔۔

<u>محترمه مسند نشین:</u> آؤ جی لږ شارټ کړئ چې نور پرې ډسکشن اوکړی۔ تهینک یو۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> بس آخری خبره چې زمونږ به ریکویسټ دا وی، زمونږ به خواست دا وی، په دې ملک کښې چې قانون پکار دے خو یکساں نظام پکار دے، یکساں قانون پکار دے، دلته اکثر دا نعرې څکه وهل کیږی چې "ایک ریاست دو دستور نامظور" دا خبرې څکه کیږی چې هلته چې احتجاج کیږی په سوؤنو خلق د یو تنظیم راخلاصیږی خو علی وزیر د بیمارئ په حالت کښې د کراچئ جیل

کښې پروت دے ، سزا ئې دا دہ، گناہ ئې دا دے ، جرم ئې دا دے چې پختون دے ځکہ نہ رھا کیږی، نو پکار دا دہ چې حکومت زمونږ پہ دې خبرو باندې غور اوکړی او مونږہ هغې حالاتو تہ مجبور نکړی چې مونږ هم داسې راؤوځو چې بیا حالات دې ځائې تہ ورسی۔ ډیرہ مننہ، مهربانی۔

محترمہ مسند نشین: Thank۔ نگہت آپا کو ٹائم دینے سے پہلے Being a Doctor میں تھوڑی سی ڈینگی پہ بات کروں گی، The thing is کہ ڈینگی، پہلے ہر چیز کی Prevention ہونی چاہیئے، یہ ہے ایک وائرس، تو اس کی Prevention پہ ہمیں زیادہ Focus کرنا چاہیئے، ہوتا ہے فریش واٹر میں، تو کمیونٹی کا بھی بیچ میں بہت بڑا Role ہے، ہر چیز حکومت نہیں کر سکتی۔ تو ہم لوگ خود بھی، مطلب ہر چیز پہ حکومت کو Criticize کرنے کی بجائے تھوڑا سا یہ ہے کہ پبلک کو بھی اس چیز پہ لانا چاہیئے کہ وہ ہر جگہ پہ پانی، جہاں پہ فریش واٹر پڑا ہوا ہے وہاں پہ اس کو وہ ہٹائیں تاکہ یہ Larva وہاں پہ Grow نہ کرے۔ تو میں نگہت آپا کو اب باری دوں گی، ڈسکشن میں حصہ لیں۔ Thank you ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں دوبارہ اس کرسی پر بیٹھنے کی اور اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی دے۔ میڈم سپیکر! ڈینگی کا جو مسئلہ تھا اس پہ بار بار بات کرنے کا مطلب جیسا کہ آپ نے کہا کہ یہ مطلب صاف پانی میں ہوتا ہے سب کو پتہ ہے جیسا کہ آپ نے کہا کہ اس میں ہمیں اپنا Role play کرنا چاہیئے لیکن میڈم سپیکر، بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ گلی کوچوں میں جو غریب لوگ ہیں، آج کل آپ دیکھیں تو امیروں کو اتنا ڈینگی نہیں ہو رہا ہے لیکن جتنا غریبوں کو ہو رہا ہے، غریبوں کے گھر میں تو پینے کا صاف پانی بھی نہیں ہوتا ہے تو ان کو ڈینگی کہاں سے ہو رہا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ جو ڈینگی ہے اس کے لئے گورنمنٹ نے ہی انتظام کرنے ہیں، اس کے لئے دیکھیں سپرے جو ہے وہ ہر جگہ پہ ہونا چاہیئے اور سپرے کے علاوہ لوگوں کو اس کے لئے Awareness بھی دی جانی چاہیئے کہ بھئی انہوں نے کیا چیز استعمال کرنی ہے۔ اب جیسے میں یہاں پہ اگر بات کروں کہ اس میں زیادہ تر Juices ہیں وہ استعمال کرنے چاہئیں، اب غریب بندہ Juices کہاں سے لیکر آئے گا ان کو ظاہر ہے Drips لگتی ہیں، Drip میں آپ کو قسمیاً کہتی ہوں اور میں ایک ایسے ہاسپیٹل کا بھی آپ کو بتاؤں گی کہ جہاں پہ Drip جو ہیں وہ انہوں نے نیچے سٹور کئے ہوئے ہیں، ان کی میں ویڈیو ان شاء اللہ تعالیٰ بنا کر اور پھر یہاں پہ لا کر بتاؤں گی کہ ہمارے ہسپتالوں میں کونسا ظلم ہو رہا ہے اور جتنے ڈینگی کے متاثرین ہیں وہ ان کو وہ

Dripsاور وہ تمام سہولیات ہسپتال میں نہیں ملتی ہیں۔ جو بچہ یا جو بھی جوان یا جو بھی بوڑھا اس ڈینگی سے متاثر ہوتا ہے تو اس کو ہاسپیٹل لے جایا جاتا ہے اس کو Fever ہوتا ہے پھر اس کے بعد اس کو ظاہر ہے ناک سے یا منہ سے خون آنے لگتا ہے یا جو بھی اس کے Symptoms ہیں وہ ہوتے ہیں لیکن میڈم سپیکر صاحبہ، ایک بات کا میں یہاں پہ ضرور ذکر کروں گی کہ آپ اپنی چیئرز کو دیکھیں، یہ بلایا ہوا اجلاس تو یہ ہے اس کا ہے، گورنمنٹ کا ہے یہاں پہ، یہاں پہ جب اتنی Important discussion ہوتی ہے تو سوائے ایک لاء منسٹر کے یہاں پہ کریم خان بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پہ کامران بنگش صاحب ابھی اسلام آباد سے آئے ہیں یہاں پہ دوسرے جو ہمارے دو تین لوگ ہیں، یہاں پہ ہمارے اور کرزئی صاحب بیٹھے ہوتے ہیں، یہاں پہ دوسرے دو تین لوگ آپ کے بیٹھے ہوتے ہیں یہاں پہ BAP کی جو ہیں تو ہمارے بہن بیٹھی ہوتی ہے۔ تو کہنے کا مقصد یہ ہے میڈم سپیکر صاحبہ، کہ ہمیں ایسے Topics جو ہیں یا تو آخر میں رکھنے نہیں چاہئیں کیونکہ ریحانہ اسماعیل کا یہ ایڈجرنمنٹ موشن بہت زیادہ Important ہے اور اس پہ یہاں پہ جو لوکل جو بھی ایڈوائزر ہے یا جو بھی سینیئر منسٹر ہے اس کو جواب دینے کے لئے یہاں پہ ہونا چاہیئے تھا اور بات یہ ہے کہ ظاہر ہے کہ کامران بنگش صاحب کو میں کریڈٹ ضرور دوں گی کہ وہ ہر محکمے کا جواب جو ہیں وہ دیتے ہیں، اسی طرح ہمارے لاء منسٹر آخر تک بیٹھے رہتے ہیں لیکن میں تسلی نہیں کرتی ہوں، اس ہاؤس میں مجھے تسلی نہیں ہے وہ اس لئے تسلی نہیں ہے کہ یہاں پہ اور میں سی ایم صاحب کو، سی ایم صاحب میں آپ کو میڈم سپیکر صاحبہ، کے توسط سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ ہمیں تو فنڈ نہیں ملتا لیکن آپ ان ارکان اسمبلی کو بھی فنڈز نہ دیں جو کہ ٹریژری بنچز میں بیٹھے ہوتے ہوئے بھی وہ اپنی قوم کی نمائندگی صحیح طریقے سے اپنے حلقے کی نمائندگی صحیح طریقے سے نہ کرتے ہوئے اس ہاؤس سے غیر حاضر ہوتے ہیں۔ یہ کیا طریقہ ہے کہ ہم جب لوگ آ کے بیٹھتے ہیں تو سوائے چند لوگوں کے ہمیں مطلب ریاض خان نظر آ جاتے ہیں، ہمیں جو ہے تو ہمارے بھائی جو ہیں تو وہ نظر آ جاتے ہیں لیکن یہ سواتی صاحب نظر آ جاتے ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے حکیم صاحب نظر آ جاتے ہیں امجد صاحب نظر آ جاتے ہیں۔ میڈم سپیکر، آپ کے پاس دو تہائی اکثریت ہے، دو تہائی اکثریت یہاں پہ کہاں پہ ہے مجھے بتائیں یہ بات غلط بات ہے اور میں پھر سی ایم صاحب کو کہوں گی کہ سی ایم صاحب آپ نے ان لوگوں کو فنڈز نہیں دینے ہیں، ہم کبھی بھی یہ نہیں کہیں گے کہ ہمیں فنڈ دو لیکن ان کو بھی فنڈز نہیں دینے ہیں کہ جو اس ہاؤس میں صحیح طریقے سے کارروائی۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: Thank you نگہت آپا۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم سپیکر ایک منٹ۔
محترمہ مسند نشین: جی۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میڈم، یہاں پہ اگر ہم میں اگر لوگوں کو گننا شروع کر دوں تو خدا کی قسم پندرہ بیس لوگ جو ہیں جو Application نہیں دیتے ہیں ان کو میں یہاں سے اس گیٹ سے باہر نکلوا سکتی ہوں کیونکہ چالیس دن اگر کوئی نہیں Attend کرتا ہے اجلاس تو اس کی رکنیت جو ہے وہ Automatically ختم ہو جاتی ہے، یہ کیا Constitution سے آپ لوگوں نے مذاق بنایا ہوا ہے، دو دو سال لوگ یہاں پہ نہیں آتے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، آپ Mind نہ کریں لیکن یہ وہ آئینہ ہے جو کہ بتا رہی ہوں یہاں پہ لوگ دو دو سالوں سے نہیں آرہے ہیں، ان کی Applications نہیں آرہی ہیں وہ کس لئے Elect ہوتے ہیں وہ صرف اس لئے Elect ہوتے ہیں کہ ان کے نام کے ساتھ ایم پی اے لگ جائے، ان کے نام کے ساتھ یہ لگ جائے اور وہ یہاں پہ آکے اپنے لوگوں کی نمائندگی نہ کریں۔ جناب سپیکر صاحبہ، مجھے بہت افسوس ہے اور میں اس بات پہ احتجاج کرتے ہوئے یہاں اس ہاؤس سے واک آؤٹ کرتی ہوں کہ آپ کی گورنمنٹ جو ہے تو وہ اس اسمبلی کو صحیح طریقے سے اور سنجیدگی سے نہیں لے رہی ہے۔ Thank you میڈم سپیکر صاحبہ۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی ایوان سے احتجاجاً/ علامتی واک آؤٹ کر گئیں)

محترمہ مسند نشین: Thank you ۔کامران بنگش صاحب!
جناب کامران خان بنگش (صوبائی وزیر/ وزیر بے محکمہ): Thank you Madam Speaker ۔ بڑی اہم تحریک التواء ہے ہماری بہن ریحانہ اسماعیل صاحبہ کی طرف سے اور آنریبل ممبرز نے بھی اس کے اوپر اپنے Inputs دیئے بڑے Valuable، تھوڑا سا میں Statistics clear کر دیتا ہوں کہ ہمارے آنریبل ممبرز کو یہ Clarity ہو کہ خیبر پختونخوا حکومت نے کیا کچھ کیا پہلے ڈینگی اور اب جو Sorry پہلے Covid اور اب ڈینگی کی صورتحال جو ہے۔ Covid کے حوالے سے اگر ہم آپ کو میڈم سپیکر، بتائیں تو آج کل پورے صوبے میں Active cases 390 ہیں اور 3200 ہمارے Beds جو ہیں وہ Vacant ہیں، کوئی بھی ہمارا ICU کے اوپر ماشاء اللہ سے نہیں ہے، کوئی بھی HDU کے اوپر نہیں ہے۔

تو ہم نے Forth wave کو بھی Covid کی ماشاءاللہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے بہت اچھے طریقے سے Manage کیا، یہ پورا کریڈٹ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی پوری ٹیم کو، ہیلتھ منسٹر صاحب کو اور چونکہ خیبر پختونخوا میں جو Covid کے حوالے سے ٹاسک فورس بنی ہے اس کو وزیر اعلیٰ صاحب خود چیئر کرتے ہیں، انہوں نے خود Weekly updates لیے Bi-monthly updates لئے اور پھر ماہوار اس کی جو ہماری Provincial NCOC کہہ دیں آپ، اس کا ہم نے پورا ایک Mechanism develop کیا جس میں Hotspots develop ہوتے رہے، NCOC اس کو Monitor کرتا رہا، ہم نے سمارٹ لاک ڈاؤن، خیبر پختونخوا سے وہ پورا Concept emerge ہوا اور پھر پورے پاکستان میں ماشاءاللہ وہ Implement ہوا۔ اسی طرح مائیکرو سمارٹ لاک ڈاؤن کی طرف ہم چلے گئے ہم نے بڑا مشکل وقت دیکھا ہے یقین کریں میڈم! آپ گواہ ہیں کہ پچھلے تقریباً ڈیڑھ سال سے زیادہ ہوا ہے کہ Covid کی وجہ سے جو ساری Society affect ہوئی ہے اور اس میں میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس کا Impact government کو بھی آیا ہے، اس ٹریژری بنچز کے ممبرز کو بھی اس کی Heat پہنچی ہے اور اپوزیشن ممبران کو بھی اس کا بہت زیادہ Impact پہنچا ہے۔ Economy کی Condition ہماری خراب ہو گئی ہے۔ ہماری Overall جو ایجوکیشن سسٹم ہے وہ Suffer کر گیا ہے۔ ہم نے بڑے Tough decision لئے ہیں لیکن ابھی الحمدللہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ Fourth wave کو کافی حد تک قابو کر لیا گیا ہے، Vaccination drive کے اوپر بہت زیادہ Focus ہے، خیبر پختونخوا میں Vaccination اچھے انداز میں جارہی ہے الحمدللہ ہم اس بات پہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔ میڈم سپیکر، آپ کے توسط سے پورے خیبر پختونخوا کی عوام کا کہ انہوں نے مشکل وقت میں بہت ساتھ دیا، بہت تکلیفیں برداشت کیں اور جیسے آج آپ کی چیئر سے رولنگ بھی آئی کہ کل مہنگائی کے اوپر بھی بات ہو گی تو پوری دنیا میں ایک مہنگائی کی لہر آ گئی ہے لیکن اس پہ بھی میں خیبر پختونخوا کی عوام کو یہ داد دیتا ہوں، یہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ بڑی Resilient قوم ہے، ہم نے بڑے مشکل وقت میں اچھے طریقے سے اس پوری صورتحال کو دیکھا۔ اب جو میڈم، میرے خیال سے وہ موجود بھی نہیں ہیں چلی گئی ہیں لیکن ڈینگی کے حوالے سے جو Situation ہے تو میڈم، آج کی Updated report یہ ہے کہ ٹوٹل Patients 8257 ابھی تک خیبر پختونخوا میں ڈینگی سے متاثر ہوئے، اس میں Recover 7111 کر گئے ہیں میڈم سپیکر، اور ابھی جو

1137 Active cases ہیں، اس میں Admissions جو ہیں جو ہاسپیٹلز میں ہمارے ساتھ Admitted ہیں وہ صرف اور صرف 150 ہیں جس کو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری Capacity ماشاءاللہ ابھی ہے۔ ہم نے Isolation wards رکھے ہوئے ہیں، Netted beds رکھے ہوئے ہیں، ہم نے پورے ہاسپیٹلز میں جو ہمارا ایک Experience تھا ہماری Data sharing کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔ چونکہ میڈیا کے ہمارے لوگ بھی یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں ہم نے روزانہ کی بنیاد پر Covid میں بھی اور ڈینگی میں بھی Data sharing ensure کر دیا کہ کسی قسم کا Fake data نہ جائے، لوگوں میں کسی قسم کا خوف وہراس نہ پھیلے اور کچھ جو Miscreants ہیں جو Propaganda کے ذریعے افواہوں کے ذریعے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ان کا بھی خاتمہ ہو سکے۔ تو Data sharing ہماری روزانہ کی بنیاد پر ہوتی ہے اور ابھی جو Active cases ہیں وہ 150 ہیں اور Unfortunately بد قسمتی سے اس ڈینگی وباء کی وجہ سے ہمارے نو لوگ لقمہ اجل بھی ہوئے، وہ انتقال کر گئے، وہ قیمتی جانیں ہماری ضائع ہوئیں تو وہ بھی اس ڈینگی کی وجہ سے ہیں لیکن میں میڈم سپیکر، آپ کو خیبر پختونخوا کی Strategy بتاتا ہوں کہ ہم نے اس Covid کے ساتھ ساتھ جو ہمیں ڈینگی کی صورتحال کا سامنا ہے اس کو ہم نے کیسے Manage کیا، آپ بھی ہیلتھ پروفیشنل ہیں، آپ کو بھی اس بات کا علم ہے۔ Three pronged strategy تھیں لیکن اس میں میں سب سے پہلے یہ بتاتا چلوں کہ جیسے ہی ڈینگی کے کیسز رپورٹ ہونا شروع ہوئے تو ایک اعلیٰ سطحی اجلاس وزیر اعلیٰ صاحب نے خود چیئر کی جس میں چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا حکومت کو یہ ٹاسک ملا کہ وہ اس ٹاسک فورس کو چیئر کریں گے اور Weekly report وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ جمع کرائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ میں اس بات کا خود گواہ ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ کمیونٹی، میڈیا پروفیشنلز، ایم پی ایز، Elected نمائندگان سب لوگ رابطہ کرتے ہیں ٹریژری بنچز اور اپوزیشن بنچز سے بھی، وہ ان کے ڈیٹا کے ساتھ اس میٹنگ میں بیٹھے ہوئے تھے تو جو Data officials کی طرف سے شیئر ہو رہا تھا سی ایم صاحب اس کے ساتھ Tally کر رہے تھے اور ان کو باقاعدہ انسٹرکشنز دے رہے تھے کہ یہاں پہ آپ فلاناں ایریا چلے جائیں، اس ایریا میں ڈینگی کے کیسز رپورٹ ہو رہے ہیں، یہ ایریا آپ Hotspots declare کر لیں یعنی آپ یہ سمجھ لیں کہ ان کا وزیر اعلیٰ صاحب کا پورا ہوم ورک کمپلیٹ کر چکے تھے وہ۔ اس کے بعد جو ٹاسک فورس بنی اس کی Weekly reports آنا شروع ہوئے اس میں

چونکہ آپ کو علم ہے کہ پشاور میں بہت زیادہ کیسز میڈم سپیکر، رپورٹ ہوئے تو پشاور کے ایم پی ایز اور ایم این ایز کو بھی بلایا گیا، ان کو بھی بٹھایا گیا، چیف سیکرٹری، کمشنر پشاور، لوکل گورنمنٹ، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ، ڈبلیو ایس ایس پی، ان سب کے نمائندگان بھی وہاں پہ موجود تھے، اس میں بالکل تفصیلاً اس معاملے کو دیکھا گیا اور پوری ایک Three pronged strategy بنائی گئی جس میں پہلا جو ہے وہ Case detection and management ہے کہ ہمیں یہ Ensure ہو کہ جہاں پہ بھی ایک بھی کیس رپورٹ ہوتا ہے وہاں پہ Effectively تمام ادارے مل کر جس کو Lead کر رہے ہیں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور ساتھ ہی ساتھ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ وہ Effectively وہاں پہ جائیں اور وہاں پہ Monitor کریں، وہاں پہ کیسز جو Detect ہو رہے ہیں، جو Larva ہے، اس کو تلف کرنا شروع کر دیں وہاں پہ اس ایریا کو اور اس کے Surrounding کو جو ہے تو اس کو Hotspots declare کر دے۔ تو یہ Case detection and management بڑا ایک First component تھا۔ دوسرا Field response بڑا زیادہ ضروری تھا، ایک تو جو Patients ہیں ان کی صورتحال کو دیکھنا، ڈاکٹرز کی، ہیلتھ کیئر ورکرز کی، لیڈی ہیلتھ ورکرز کی، ان کی خدمات لے لی گئیں، وہ گھروں میں گئے، لوگوں کو دیکھا، ان کی فیملی کی صورتحال کو دیکھا وہاں پر، جیسے پہلے میں نے بتایا کہ وہاں پر Larva کو تلف کیا گیا، اس کی بھی ڈیٹیلز یہاں پہ موجود ہیں۔ کم از کم جو Hotspots ہیں اس میں میڈم سپیکر، 53 ہزار سے زیادہ گھروں کو صرف ابھی تک ادھر سے Larva تلف کیا گیا تو یہ جو ہے اور وہاں پہ جو ضروری سپرے ہے آئی آر ایس کے نام سے، اس سپرے کا Regularly ایک Rigorous mechanism کہ جہاں پہ کیسز رپورٹ ہوتے ہیں وہاں پہ سپرے ضرور ہوتا ہے لیکن یہاں پہ چونکہ ہماری بہن نے یہ بھی بات کی کہ سپرے اتنا زیادہ نظر نہیں آ رہا ہے تو میں یہ، میں چونکہ تھوڑا بہت ان چیزوں کو سٹڈی کرتا ہوں تو میڈم سپیکر، بہت زیادہ ضروری ہے اس بات کو سمجھنا کہ Covid کے وقت میں اور اس کے بعد اب یہ جو ڈینگی ہے یہاں پہ سپرے کا استعمال بہت زیادہ ہوا ہے جس کا آپ کو پتہ ہے کہ ہیلتھ پہ بہت مضر اثرات ہوتے ہیں۔ تو ان چیزوں کو بھی ہم نے مدنظر رکھنا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ Prevention کے طور پر ہم اس کو دیکھنا شروع کر دیں، سپرے بہت زیادہ کرنا شروع کر دیں اور اس کے مضر اثرات آنا شروع ہو جائیں ہمارے بچوں کے اوپر، ہماری خواتین کے اوپر، ہمارے بزرگوں کے اوپر، یوتھ کے اوپر۔ سینیٹائزر کا استعمال بھی آپ کو پتہ

ہے کہ ابھی رپورٹس آ رہی ہے، دنیا بھر سے ریسرچ رپورٹس آ رہی ہیں کہ اس کے بڑے مضر اثرات ہوتے ہیں بہت زیادہ استعمال کرنے سے۔ اسی طرح یہ سپرے بھی ہم نے بڑا Carefully اس کو Administer کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم In the long run کوئی ایسی پیچیدگی یا ایسی Health complications develop کریں جس سے ہمیں مزید نقصانات ہوں۔ تو ہم نے بڑا Targeted جیسے Hotspots develop ہوئے Covid میں ویسے ہی ڈینگی میں بھی ہم نے Targeted sprays conduct کئے، Administer کئے اور اس میں ہم نے یہ Ensure کیا کہ بہت زیادہ Mass level پہ ہم اس کو نہ کریں کوئی خدانخواستہ ہیلتھ کی Situation develop نہ ہو۔ تیسرا میڈم سپیکر! جو سب سے Important ہے جس کو میں نے خود دیکھا ہے وہ Dengue Awareness Campaign ہے۔ لیڈی ہیلتھ ورکرز کو یہ Task assign ہوا کہ وہ گھر گھر جائیں جیسے پولیو کو اور باقی جو امراض ہیں، ان کو وہ دیکھتی ہیں ویسے ہی وہ گھر گھر گئیں خواتین کو سمجھایا، ان کو Educate کیا۔ ویسے بھی ہم نے میڈیا میں بھی بڑی ایک زبردست Campaign چلائی سوشل میڈیا پر، پرنٹ میڈیا پہ، الیکٹرانک میڈیا پہ ہم نے Awareness کے لئے بہت زیادہ کام کیا، تو یہ Three pronged strategy ہے۔ میڈم سپیکر! ابھی کی صورتحال بہتر ہو رہی ہے آپ کے علم کے ہے اس بات کا جب 19 ڈگری سے موسم بہتر ہو جاتا ہے 19 سے نیچے آ جاتا ہے تو ڈینگی اس میں پھر Survive نہیں کر سکتا تو ماشاءاللہ ہماری Strategy بھی اچھی جا رہی ہے ہم نے اس کو Contain کر لیا ہے، اس ڈینگی کی جو صورتحال تھی روزانہ کی بنیاد پر میڈم سپیکر، تقریباً ایک سو پچاس کیسز رپورٹ ہو رہے ہیں تو وہ بھی Depth پہ ہے، بہت کم ہو رہے ہیں لیکن ہم نے ان کو بھی نہیں چھوڑنا۔ ہم نے Case detection and management, awareness campaign اور جو ہماری Response Force ہے، ان کو ہم نے Activate رکھا ہوا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہم Awareness campaign کے علاوہ ہم نے میڈیا میں جو ہے اس پہ ایک Media campaign launch کی تاکہ لوگوں کو پتہ چلے۔ ان شاءاللہ یہ میں Assure کرتا ہوں On the floor of the House کہ کے پی گورنمنٹ بڑا Vigilantly اس پوری Scenario کو دیکھ رہی ہے، ان شاءاللہ Covid میں جیسے اللہ

تعالیٰ نے ہماری مدد کی اور ہماری Strategy کارآمد ثابت ہوئی، ڈینگی میں بھی ایسی کوئی صورتحال سامنے نہیں آئے گی۔ بہت شکریہ میڈم سپیکر۔

Madam Chairperson: Thank you. Kamran Bangash Sahib! For very elaborate and indetail آپ نے ساری بتادیں باتیں۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب اپنی ریزولیوشن پیش کریں گے۔ جی پلیز۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ میڈم سپیکر، کہ جو آپ نے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی۔ میڈم سپیکر! یہ ایک قرارداد ہے دیر بالا و دیر پائیں۔ سوری سوری، رولز کو Relax کردیں جی۔

محترمہ مسند نشین: Rules already relaxed ہیں تو آپ کر سکتے ہیں اور گورنمنٹ نے Respond کر دیا ہے تو آپ تھے بھی نہیں تو گورنمنٹ Already respond کر چکی ہے۔ Thank you

صاحبزادہ ثناء اللہ: Rule 214 کے تحت۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: Rules already relaxed ہیں جی، آپ پیش کردیں قرارداد۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: ٹھیک ہے۔ Thank you Madam Speaker. ۔ دیر بالا اور دیر پائیں میں دو ایسے اور ناقابل۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

محترمہ مسند نشین: کورم کی نشاندہی ہوئی ہے تو I think count کر لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

محترمہ مسند نشین: دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائی جائے اور پھر کاؤنٹ کریں گے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

محترمہ مسند نشین: سیکرٹری صاحب! ذرا کاؤنٹ کرلیں پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی اور کورم پورا نہیں تھا)

Madam Chairperson: The quorum is not complete and the sitting is adjourned till 02:00 pm Tuesday 9th November. Thank you.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 09 نومبر 2021ء بعدازدوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)